حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ

شہرہ آفاق سی حرفیاں

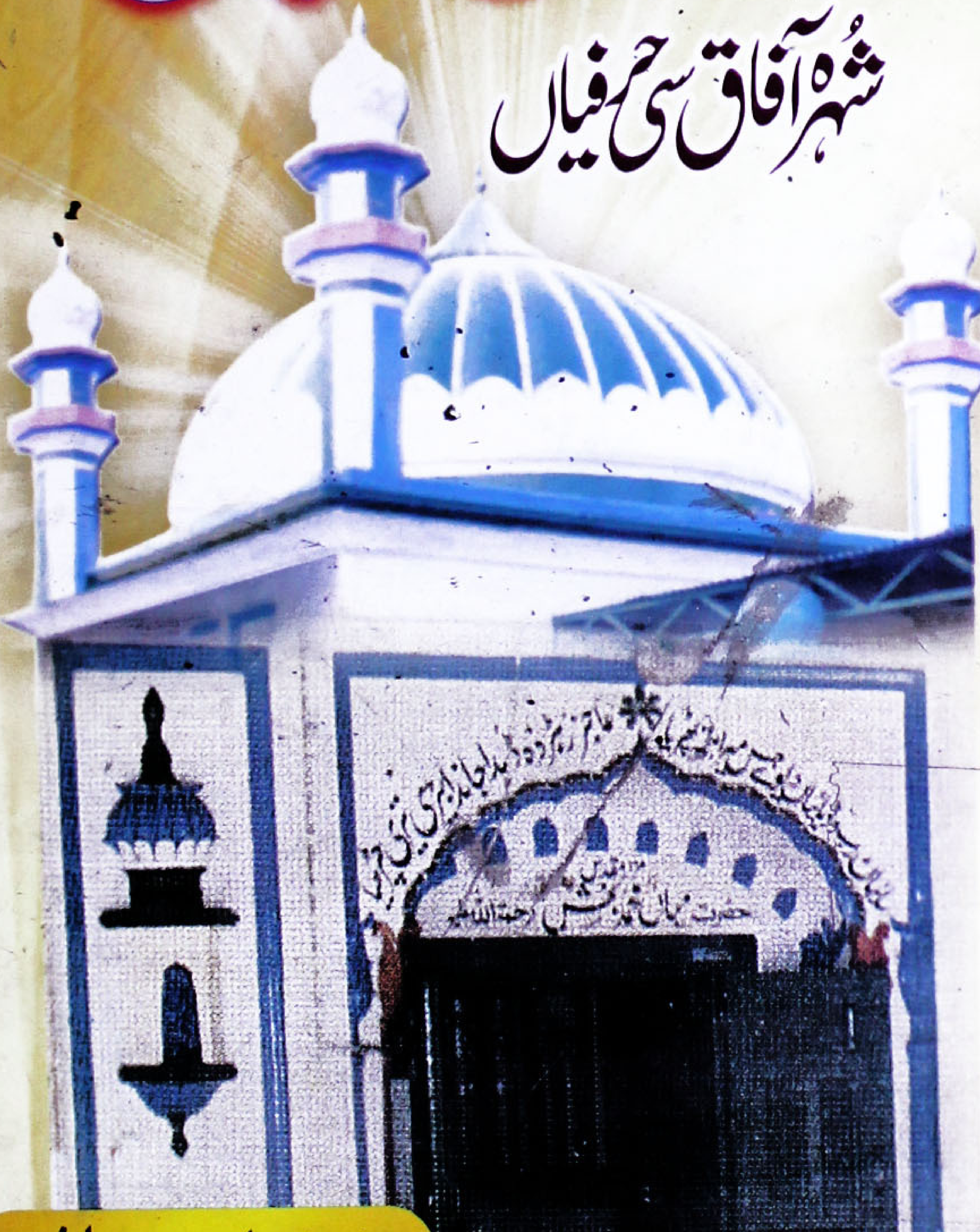

ٹھیکیدار راجہ محمد اختر

دربار عالیہ کھڑی شریف

مولا مشکل کُشا چھٹی ہیر سسّی نُوں پار لاما

میاں محمد بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کی شہرہ آفاق سی حرفیاں

ٹھیکیدار راجہ محمد اختر

دربارِ عالیہ کھڑی شریف

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جملہ حقوق اشاعت محفوظ ہیں

84917

میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ کی شہر آفاق سی حرفیاں

مصنف ——— حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ

اشاعت اول ——— جولائی 2010ء

پرنٹرز ——— آر۔ آر پرنٹرز

ناشر ——— ٹھیکیدار راجہ محمد اختر

قیمت ——— /- روپے

ملنے کے پتے

ٹھیکیدار راجہ محمد اختر دربار عالیہ کھڑی شریف آزاد کشمیر

پروگریسو بکس یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

اسلام بک ڈپو ۱۲ گنج بخش روڈ لاہور فون 042-37112941

Marfat.com

حضرت میاں محمد بخشؒ (کھڑی شریف)

تصوف دین اسلام کی روح' اس کی جامعیت اور اس کے روحانی اور باطنی نظام کا نام ہے۔ اس کا منبع و سرچشمہ صرف اور صرف دربار رسالت مآب ہے۔ شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ کے نزدیک نبوت وحی کے ذریعے حق تعالیٰ کی ذات' اسماء اور صفات کی خبر رسانی اور احکام شریعت کی معرفت کا نام ہے۔ ولایت نبوت کی باطنی جہت کا نام ہے۔ شیخ اکبر کے عقیدے کے مطابق ولایت صفت الٰہی ہے' نبوت و رسالت کا باطن اور حق کا تصور فی الخلق ہے۔ اس کا حکم خدا سے متعلق ہے اور دنیا و آخرت میں دائم اور باقی ہے۔ ہر رسول نبی ہوتا ہے جبکہ کوئی نبی رسول نہیں ہوتا۔ یعنی نبوت کے دائرے میں رسالت ایک خاص مرتبہ ہے اسی طرح ہر نبی ولی ہوتا ہے مگر کوئی ولی اللہ نبی نہیں ہوتا۔ لہٰذا رسول کا مرتبہ نبی اور ولی کے مرتبے سے بلند ہے کیونکہ رسول سہ گانہ مراتب کو جامع ہوتا ہے۔ لیکن اس کی ولایت کا مرتبہ اس کی نبوت سے اور اس کی نبوت کا مرتبہ اس کی رسالت سے بالاتر ہوتا ہے۔ وہ اس لئے کہ ولایت اس کی جہت حقیقت ہے جو فانی فی الحق ہے اور نبوت جہتِ ملکوتی ہے جس کے واسطے سے ملائکہ کے ساتھ مناسبت پیدا ہوتی ہے۔ جن کے ذریعے سے وہ وحی حاصل کرتا ہے جب کہ رسول کی رسالت اس کی جہتِ بشریت ہے جس کے وسیلے سے انسانوں کے ساتھ مناسبت پیدا ہوتی ہے اور وہ ان احکام الٰہی کی تبلیغ کرتا ہے۔ اس اعتبار سے ابن عربی کے نزدیک ولایت نبوت اور رسالت سے افضل ہے اور ایک نبی اور رسول کی ولایت اس کی نبوت اور رسالت سے افضل ہے۔ مگر یہ بات نہیں کہ غیر نبی کی ولایت کو ابن عربی نبی اور رسول کی نبوت اور رسالت سے افضل سمجھتے ہیں۔

ابن عربی اور ان کے پیرو ولایت کی دو قسمیں مانتے ہیں۔ ایک ولایت عامہ جو سب اہل ایمان کو حاصل ہے۔ دوسری ولایت خاصہ جو اولیاء کاملین اور واصلین کے ساتھ مخصوص ہے اور بندے کے فنا فی اللہ اور بقا باللہ سے عبارت ہے۔ یعنی بندہ اس مقام میں قید خودی سے رہا ہو کر حق تعالیٰ کی ذات میں فانی ہو جاتا ہے اور اس کی بقا کے ساتھ باقی۔ اس مقام پر فائز ہونے والا ولی حصول فنا و بقا کے ساتھ معارف الٰہیہ کا مخزن اور عارف بن جاتا ہے۔ اس وقت اس کی زبان

Marfat.com

حق ترجمان پر حقائق و معارف جاری ہو جاتے ہیں اور وہ ان کی خبر دیتا ہے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں ہمیں میاں محمد بخش کھڑی شریف کھڑے نظر آتے ہیں۔ ان کا تمام کلام عرفان محمدی اور معرفتِ الٰہیہ سے لبریز ہے۔ میاں صاحب کے تمام کلام میں توحید ہمہ اُوست ایک منفرد تمثیلی رنگ و روپ میں نمایاں طور پر نظر آتے ہیں۔ یعنی ایک حقیقت (Divine Reality) مجاز کی صورت میں نظر آتی ہے۔

ایک قائدے اور قانون کے مطابق دین اسلام کا نظام روحانیت جاری و ساری ہے۔ تمام سلاسل صوفیا ایک ہی درخت کی شاخیں ہیں۔ البتہ سلسلہ عالیہ قادریہ کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے اس کے بانی حضور سیدنا غوثِ اعظم شیخ سید عبدالقادر جیلانی ہیں جو مقام قطبیعت کبریٰ کے مقام پر فائز ہیں۔ یہ مقام فرد سے بھی بلند ہے۔ اسی لئے شہنشاہِ بغداد شہباز لامکان کو فرد الافراد بھی کہتے ہیں۔ اور حضرت خضرؑ بھی جو مقام فرد پر ہیں غوث پاک کے دربار کی دربانی کرتے نظر آتے رہے ہیں۔ آپ کی قطبیت آفاقی ہے لامکانی اور لازمانی ہے' ازلی ہے' ابدی ہے دنیا کے کسی بھی خطے یا گوشے سے کوئی بھی متلاشی حق یا سالک خواہ وہ کسی سلسلے تصوف سے تعلق رکھتا ہو سیدنا غوث اعظم کی وساطت اور وسیلے کے بغیر مرتبہ ولایت کو نہیں پہنچ سکتا۔

شجرہ نسب اور ولادت:

سرکار کا اسم گرامی حضرت میاں محمد بخشؒ ہے۔ آپ کے والد ماجد کا نام حضرت میاں شمس الدین قادری تھا جو دربار حضرت پیر پیرا شاہ غازی قلندر المعروف بہ پیر دمڑی والا کے سجادہ نشین تھے۔ حضرت میاں محمد بخش رمضان المبارک ۱۲۴۶ ہجری بمطابق مارچ ۱۸۳۰ء بمقام چک ٹھاکرہ میں پیدا ہوئے۔ یہ چک علاقہ کھڑی ضلع میرپور (آزاد کشمیر) کا ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ سرسبز و شاداب درختوں اور لہلاتے کھیتوں سے بھرپور وادی کھڑی نہر اپر جہلم کے کناروں پر مغرب سے مشرق کی جانب پھیلی ہوئی ہے۔

حضرت میاں محمد بخش کے دو بھائی تھے۔ میاں بہاول بخش ان سے بڑے تھے اور میاں علی بخش چھوٹے تھے۔ اس خاندان کے آباو اجداد گاؤں چک بہرام ضلع گجرات کے رہنے والے

Marfat.com

تھے اور یہ گوجروں کی ایک ذات پسوال سے تعلق رکھتے تھے۔ سیّد اختر امان جعفری کی تحقیق کے مطابق ان کا تعلق ایک صحابی رسول اللہ ﷺ حضرت دحیہ کلبیؓ سے تھا۔ ان کی نسل سے کوئی شخص ہجرت کر کے جموں کے علاقے میں رہائش پذیر ہو گیا تھا۔ اس طرح کئی نسلیں گزرنے کے بعد یہ پسوال گوجر جموں سے ہجرت کر کے ضلع جہلم اور گجرات میں آ کر آباد ہو گئے۔ اس لئے بعض تذکرہ نگاروں نے ان کا شجرہ نسب جو حضرت عمر فاروقؓ سے ملایا ہے جدید تحقیق نے اس کی تردید کی ہے۔ (سیف الملوک۔ ترجمہ اور مقدمہ شفیع عقیل صفحہ ۱۹)

ذکر پیرا شاہ غازی:

حضرت میاں پیرا شاہ غازیؒ نے فرمایا کہ ہمارا فقر نصیب خان (حضرت مرید خان المعروف بگا شیر) سے ظاہر ہوگا اور ہماری سجادگی کی رونق حضرت میاں دین محمد صاحبؒ سے ظاہر ہوگی جو حضرت میاں محمد بخش کے پڑدادا تھے۔ حضرت پیر غازی قلندر کے اسم گرامی کے بارے کچھ اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس تحقیق کے سلسلے میں بھی مستند ہستی حضرت میاں محمد بخش صاحبؒ ہی ہیں۔ میاں صاحب نے اپنی تمام تر تخلیقات اور دیگر کلام مطبوعہ و غیر مطبوعہ میں کثرت سے حضرت پیرا شاہ غازی قلندر کا ذکر کیا ہے اور ہر جگہ آپ کو ''پیر شاہ'' پکارا ہے اور یا ''پیرا شاہ'' کے اسم گرامی سے مخاطب کیا ہے آپ کے ملفوظات میں ایک مقام پر سب سے واضح ثبوت ملتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کا اصل اسم گرامی پیر شاہ تھا جو علاقائی بول چال کی بنا پر عرف عام میں پیرا شاہ ہو گیا۔ لیکن حضرت میاں صاحب نے حضرت غازی قلندر دمڑی والی سرکار کے آباؤ اجداد سن ولادت اور قومیت کا ذکر کرنے سے گریز کیا ہے۔ حضرت غازی قلندر پیشے کے اعتبار سے تاجر تھے۔ کچھ عرصہ آپ نے فوجی خدمات بھی سرانجام دیں۔ یہ مغل بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر کا زمانہ تھا۔ آپ نے کئی معرکوں میں حصہ لیا بدن پر زخموں کے نشانات تھے۔ اسی معرکہ آرائی میں آپ کی شجاعت کی وجہ سے آپ کو اسد العساکر (فوجوں میں شیر) والمغازی کہا جانے لگا۔

حضرت پیرا شاہ غازی نے سلسلہ عالیہ قادریہ میں خاندانِ حجروی کے بزرگ شہنشاہ ولایت حضرت سیّد شاہ محمد علی امیر بالا پیر کے دستِ حق پرست پر بیعت کی۔ حضرت سید علی امیر بالا

Marfat.com

پیر کے والد ماجد محکم الدین حضرت میراں شاہ محمد مقیم حجروئیؒ ' حضرت سید دم میراں پاک لعل بہاول شیر قلندر کی اولاد پاک میں سے تھے۔

حضرت پیرا شاہ غازی کو دمڑی والی سرکار اس لئے کہا جاتا ہے کہ آپ کی نسبت سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے تھی۔ ایک مرتبہ کشفی کیفیت میں آپ غوث پاک کے حضور حاضر تھے تو غوث پاک نے فرمایا کہ اے فقیر آپ کو ایک لاکھ ٹکہ روزانہ عطا فرمایا جاتا ہے کہ خلق خدا قیام قیامت تک آپ کے نام نذر و نیاز مان کر رب ذوالجلال سے اپنی حاجت روائی کی درخواست کریں گے۔ آپ نے عرض کی کہ اے غریب نواز اتنی بڑی رقم سے فقیر کو کیا مطلب بلکہ میرے خلفا اس سے عیاش ہو کر اسم باری تعالیٰ سے غافل ہو جائیں گے۔ خدارا اسے کم فرمائیں۔ پھر جناب غوث پاک نے ارشاد فرمایا کہ اس کو کم کر کے سوا لاکھ دمڑی کیا جاتا ہے کیونکہ اس طرح دینے والے کے لئے کوئی فضول خرچی نہ ہوگی اور نہ لینے والے کے لئے کوئی خاص فائدہ ہوگا۔ بزرگوں کا فرمان ہے کہ ہر روز حضرت پیرا شاہ غازیؒ کے نام پر خلق خدا سوا لاکھ دمڑی کی منت مان کر رب تعالیٰ سے اپنی حاجت روائی کی التجا کرتے ہیں۔

حضرت پیرا غازی قلندر نے ۱۵ شعبان ۱۱۵۵ ہجری کو اس دار فانی سے کوچ فرمایا۔

مناصبِ سجادگی:

جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے کہ حضرت پیرا شاہ غازی نے فرمایا تھا کہ ہمارا فقر نصیب خان (حضرت مرید خان المعروف بگا شیر) سے ظاہر ہوگا اور ہماری سجادگی کی رونق حضرت میاں دین محمد صاحب سے ظاہر ہوگی۔ لہٰذا آپ کے فرمان کے مطابق آپ کے فقر کا ظہور حضرت میاں حاجی بگا شیر کے ذریعے پشت در پشت نمایاں ہوتا آیا۔ حضرت بگا شیر کے مریدین میں سے حضرت بابا بدوح شاہ صاحب اور پھر ان کے مرید حضرت سائیں غلام محمد صاحب نے حضرت غازی قلندر کے فقر کا پرچم سربلند فرمایا۔ حضرت سائیں غلام محمد صاحب کے بعد یہ منصب شہنشاہ ولایت اور منبع رشد و ہدایت عارفِ کامل حضرت میاں محمد بخش تک پہنچا۔ حضرت غازی قلندر نے بوقت آخر وصیت فرمائی تھی کہ "ہماری سجادگی کی رونق میاں دین محمد سے ہوگی اور ہماری دمڑی اور

Marfat.com

مصلیٰ کا وارث بھی میاں دین محمد ہوگا۔" چنانچہ آپ کے وصال کے بعد آپ کے صاحبزادے، مرید اور خلیفہ میاں دین محمد صاحب ہی خانقاہ شریف کے سجادہ نشین اوّل قرار پائے۔

حضرت میاں ڈھیرو صاحب حضرت میاں دین محمد صاحب کے چھوٹے بھائی تھے۔ سرکاری غازی قلندر کی وفات کے بعد آپ میاں دین محمد صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیعت کی درخواست کی۔ چنانچہ انہوں نے سرکار غازی قلندر کی قبر شریف کے پاس موجود ایک مٹی کے ڈھیر پر بیٹھا کر بیعت سے مشرف فرمایا۔ اسی وجہ سے آپ کا لقب میاں ڈھیرو مشہور ہوگیا۔ بیعت کے بعد میاں ڈھیرو پر عموماً عالم استغراق رہنے لگا۔ ہمہ وقت یادالٰہی میں گم رہتے۔ میاں دین محمد کے وصال کے وقت ان کے بیٹے حضرت میاں جیون ابھی نابالغ تھے۔ اس لئے حضرت میاں ڈھیرو صاحب خلیفہ اور سجادہ نشین دوم مقرر کئے گئے۔

حضرت میاں جیون ولی صاحب جب بالغ ہوئے تو میاں ڈھیرو صاحب نے منصب سجادگی ان کے سپرد کر دیا۔ یہ واصلین دنیاوی جاہ وجلال اور حرص وہوا سے بے نیاز ہوتے ہیں۔ حضرت میاں ڈھیرو صاحب صرف اس وقت تک منصب سجادگی پر جلوہ افروز رہے جب تک ان کی ضرورت تھی اور پھر موقع ملتے ہی اس سے دستبردار ہوگئے۔ یاد رہے میاں ڈھیرو مجرد تھے اور ان کا اصل نام میاں شہباز تھا۔

حضرت میاں جیون ولی فقر کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ دربار شریف کے انتظام پر بھی نظر رکھتے اور مریدوں کی خاطر داری کا بھی خیال رکھتے۔ آپ کے دو حرم تھے۔ ایک حرم سے تین صاحبزادے، حضرت میاں قادر بخش، حضرت میاں کرم بخش المعروف میاں کملا صاحب اور حضرت میاں الٰہی بخش تھے۔ اور دوسرے حرم سے ایک صاحبزادہ حضرت میاں شمس الدین صاحب اور ایک صاحبزادی تھیں۔ آپ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے حضرت میاں شمس الدین صاحب ابھی اڑھائی برس کے تھے کہ حضرت میاں جیون ولی صاحب وصال کر گئے۔ ان کے بعد اگرچہ منصب سجادگی کا حکم میاں شمس الدین صاحب کے لئے تھا لیکن ان کا کم سنی کا عالم تھا اس لئے یہ ذمہ داری میاں کملا کو سونپ دی گئی۔ مست وارفتافی اللہ ہونے کی وجہ سے میاں کملا کے

Marfat.com

نام سے مشہور ہوئے۔ آپ تمام عمر مجرد رہے۔

حضرت میاں شمس الدین تحصیل و تکمیل علوم کے بعد منصب سجادگی پر فائز ہوئے۔ فقر باطنی کا حصہ حضرت میاں بڈوح شاہ سے مل چکا تھا۔ حضرت میاں شمس الدین کے تین صاحبزادے اور ایک صاحبزادی تھی۔ آپ کے صاحبزادوں کے اسمائے گرامی حضرت میاں بہاول بخش، حضرت میاں محمد بخش اور حضرت میاں علی بخش ہیں۔ حضرت بابا بدوح شاہ صاحب، حضرت بابا فیض بخش صاحب اور حضرت سائیں غلام محمد صاحب برگزیدہ ہستیاں آپ کے ہم عصروں میں سے تھے۔ حضرت میاں شمس الدین صاحب ۱۲۶۴ ہجری میں اس جہانِ فانی سے رخصت ہو گئے۔

حضرت میاں بہاول بخش صاحب اپنے والد گرامی حضرت میاں شمس الدین صاحب کے بعد مسند سجادگی پر رونق افروز ہوئے۔ ایک عرصہ تک منصب سجادگی پر جلوہ افروز رہنے کے بعد ۱۲۹۸ ہجری میں وصال فرما گئے۔ ان کے بعد قطبِ دوران حضرت میاں محمد بخش" سجادہ نشین مقرر ہوئے۔ اس طرح قادری حجروی سلسلہ و طریقت میں فیضان حضرت میاں پیرا شاہ غازی سے چوتھی پشت میں آسمان ولایت پر درخشندہ آفتاب نمودار ہوا جو معرفت میں یکتا کامل و اکمل ثابت ہوا۔ یہ ہستی حضرت عارف کھڑی شریف حضرت میاں محمد بخش صاحب" ہیں۔

بچپن:

حضرت میاں محمد بخش کی سن ولادت کا ذکر ہو چکا ہے۔ آپ نے ایک خوش حال گھرانے میں آنکھیں کھولیں۔ آپ کے والد ماجد حضرت میاں شمس الدین علاقہ کے سرکردہ زمیندار تھے۔ گھر میں مال مویشی کی فراوانی اور سواری کے لئے گھوڑیاں موجود تھیں۔ اس کے علاوہ یہ گھرانہ حضرت پیرا شاہ غازی کے سجادہ نشین ہونے کے ناطے سے نہایت عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ حاکمین وقت سے لے کر سالکین راہ طریقت جب خانقاہ شریف میں سلام کے لئے آتے تو سجادہ نشینوں کی خدمت میں بھی حاضری دیتے اس قدر دنیاوی آسائش میسر ہونے کے باوجود حضرت میاں محمد بخش صاحب" بچپن سے ہی اپنے ہم عمروں لڑکوں سے الگ تھلگ

Marfat.com

رہتے۔ شروع ہی سے فقیر منش اور درویشانہ طبیعت کے مالک تھے۔ گھر کا ماحول نہایت پاکیزہ اور متقیانہ تھا۔ والدہ ماجدہ صوم وصلوٰۃ کی پابند' نہایت سادہ طبیعت عفیفہ تھیں والد ماجد بھی متقی پرہیز گار' شب بیدار' غوث مدار اور دنیاوی علائق سے دور دانا اور حلیم الطبع شخصیت کے مالک تھے۔ ایسے ماحول میں ایسے والدین کے زیر سایہ پرورش پانے کے ساتھ ساتھ حضرت میاں صاحب بذاتِ خود بھی بچپن ہی سے نہایت باشعور اور بلند فہم وفراست کے مالک تھے۔ میاں صاحب ابھی پانچ برس کے تھے کہ ایک مرتبہ حضرت حاجی بگا شیر کے خلیفہ حضرت صاحبزادہ عبدالحکیم صاحب دربار شریف پر حاضری کے لئے تشریف لائے۔ اس وقت حضرت میاں صاحب اپنے والد بزرگوار حضرت میاں شمس الدین صاحب کے ہمراہ دربار شریف میں موجود تھے۔ جناب صاحبزادہ عبدالحکیم صاحب نے آپ کے سر مبارک پر دستِ شفقت رکھ کر حضرت میاں شمس الدین صاحب سے فرمایا کہ اس صاحبزادے کی آغوش خاص میں پرورش فرمائیں۔ یہ شمعدانِ حقیقت اپنی ضوفشانی سے ایک جہان کو منور کرے گا۔

ایک روز حضرت میاں شمس الدین صاحب چادر اوڑھے آرام فرمارہے تھے تو حضرت میاں صاحب نے پاس بیٹھ کر پاؤں دبانے شروع کر دیئے۔ والد صاحب نے پوچھا کون ہو؟ آپ نے عرض کیا کہ میں محمد بخش ہوں۔ والد صاحب نے پوچھا کیا چاہتے ہو؟ آپ نے عرض کیا میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے سچا فقیر بنادے۔ والد ماجد نے ننھے محمد بخش کو سینے سے لگالیا اور بارگاہ کبریا میں یوں دعا فرمائی۔ ''اے علیم وبصیر پروردگار میرے اس بچے نے کبھی کسی دنیاوی کام یا خواہش کا اظہار نہیں کیا۔ آج یہ تیری اور فقط تیری رضا کا طلب گار ہوا ہے میں اسے تیرے سپرد کرتا ہوں۔ اے علام الغیوب مالک اسے اپنے نیک بندوں کی صف میں کھڑا کر......'' (امین)

تحصیل وتکمیل علم:

بارھویں صدی ہجری کے وسط میں ایک کامل واکمل بزرگ حضرت حافظ محمد مقیم صاحب اپنے آبائی گاؤں موضع غازی گڑھ سے ہجرت فرما کر علاقہ سموال جو چک ٹھاکرہ سے پانچ میل کی مسافت پر مشرق کی جانب آباد ہے میں تشریف لائے۔ سموال آباد ہو کر انہوں نے ایک مدرسہ

Marfat.com

قائم کیا اور اس علاقے کو علم کی روشنی سے منور فرمانے لگے۔ یہی وہ درسگاہ تھی جہاں حضرت میاں بہاول بخش اور حضرت میاں محمد بخش "حصول تعلیم کے لئے حاضر ہوئے۔ حضرت میاں محمد بخش نے اس مدرسے سے نظم ونثر' حدیث' فقہ' منطق اصول جامع میں کامل ہونے کے ساتھ عربی فارسی علوم ظاہری میں عبور حاصل کر لیا۔ میاں صاحب نے جن اساتذہ کرام سے علم حاصل کیا ان کا تذکرہ اپنے اشعار (سوہنی مہینوال) میں کیا ہے۔ ان میں حافظ محمد علی صاحب' حافظ نورولی صاحب' حافظ غلام حسین صاحب' نور حسین صاحب اور حافظ ناصرالدین صاحب کے اسماء شامل ہیں۔

سموال شریف کی درسگاہ سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ کی طبیعت میں نکھار پیدا ہو گیا۔ بچپن میں ہی سچا فقیر بننے کی خواہش کرنے والے پابند صوم وصلوٰۃ میاں محمد بخش صاحب فقر ودرویشی کے قریب سے قریب ہوتے چلے گئے۔ جب پورے جوان ہوئے تو ایک حلیم طبع گدڑی پوش چٹائی نشین فقیر کے روپ میں دنیا کے سامنے آئے۔ آپ کی عمر انیس برس کی ہوئی تو آپ کے والد ماجد حضرت شمس الدین صاحب کا وقت آخر آ پہنچا۔ انہوں نے علاقے کے اکابرین کو بلا کر ارشاد فرمایا کہ میں اپنی زندگی میں منصب خلافت وسجادگی اپنے صاحبزادے میاں محمد بخش کے سپرد کرنا چاہتا ہوں۔ تمام حاضرین مجلس نے اس تجویز کی تائید کی لیکن میاں محمد بخش صاحب نے عرض کیا۔ "یا حضرت آپ کے ارشاد کی تعمیل میں برکات کا خزینہ ہے لیکن اس منصب عالی شان کا خانہ زاد کو یارا نہیں۔ چونکہ اس منصب سے حکام وامراء سے میل وملاپ رکھنے کی صورت پیدا ہوتی ہے' دنیاوی جاہ وجلال میسر آتا ہے اور فقیر کو اس کی خواہش نہیں۔ دوسرے یہ کہ بڑے بھائی صاحب کی محرومی ہوگی جو مجھے گوارا نہیں۔ اس لئے دست بستہ عرض ہے یہ منصب میرے بڑے بھائی حضرت میاں بہاول بخش صاحب کو سونپ دیا جائے اور مجھے خزانہ الٰہی سے فقر کی جدی میراث دلوائی جائے۔"

یہ بیان سن کر والد ماجد چارپائی سے اٹھ کھڑے ہوئے اور صاحبزادے کے دونوں ہاتھ پکڑ کر بغداد کی جانب رخ کر کے گویا ہوئے: "اے دستگیر بے پناہاں! میرے اس فرزند کے دونوں ہاتھ اپنے دستِ شفقت میں قبول فرمائیں۔ میں اسے آپ کے سپرد کرتا ہوں۔" چنانچہ

Marfat.com

دربار گوہر بار کا منصب سجادگی آپ کے بڑے بھائی حضرت میاں بہاول بخش صاحب کے سپرد ہوا۔اور حضرت میاں محمد بخش صاحب منازل فقر طے کرنے میں مشغول ہو گئے۔

حضرت میاں محمد بخش صاحب کی بچپن میں ہی اپنے خاندان میں منگنی ہو چکی تھی۔جوں جوں وقت گزرتا گیا آپ کا لگاؤ فقر درویشی سے پختہ ہوتا گیا۔جب حضرت میاں شمس الدین صاحبؒ نے آپ کو جوانی کی دہلیز پر دیکھا تو ان سے شادی کے بارے میں پوچھا۔آپ نے والد صاحب کی خدمت میں عرض کی کہ فقیر کو شادی سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔اس لئے مجھے اس کام سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔والد ماجد نے بیٹے کی آرزو کا پاس رکھا۔لیکن دوسری طرف رشتہ چھوڑنے سے خاندان میں ناچاقی کا خدشہ تھا۔اس لئے وہ رشتہ میاں صاحب کے بڑے بھائی حضرت میاں بہاول بخش کو دے کر ان کی شادی کر دی گئی۔

ذکر بیعت:

دنیائے تصوف کے اصول وضوابط کے مطابق کسی کامل ہستی کے دست پر ظاہری بیعت کرنا ضروری ہوتا ہے یہاں تک کہ اگر حضور سرور کونین ﷺ کسی کی رہنمائی یا تربیت خود بھی اویسی انداز میں فرمائیں تب بھی سالک کو ہدایت کی جاتی ہے کہ ظاہری بیعت کر لیں تاکہ شرعی تقاضے پورے ہو جائیں۔تصوف میں دستِ مرشد پر بیعت کلیدی حیثیت رکھتی ہے۔طالب حق اس میں سرگرداں رہتا ہے۔بعض اوقات مرشد کامل کی تلاش میں برس ہا برس گزر جاتے ہیں تب جا کر بیعت حقیقی نصیب ہوتی ہے۔مولانا رومی اور شمس تبریز کی پہلی ملاقات کے بعد جب مولانا کو بیعت کی اشد ضرورت محسوس ہوئی عشق کی آگ بھڑک چکی تھی۔آپ شمس تبریزؒ کی تلاش میں آٹھ یا نو سال سرگرداں رہے۔چونکہ شمس تبریز پہلی ملاقات کے بعد غائب ہو چکے تھے لہٰذا مولانا گلی گلی کوچہ کوچہ شہر بہ شہر دیوانوں کی طرح پھرتے رہے۔بالآخر آٹھ سال بعد دوبارہ ملاقات ہوئی اور پیری مریدی کا سلسلہ چل نکلا۔شمس تبریز نے مولانا سے بیعت لی اور روحانی تربیت کا آغاز ہوا۔ایسی بے شمار مثالیں تصوف کی دنیا میں موجود ہیں۔کوئی سلطان باہو سے پوچھے کوئی مولانا عبدالرحمٰن جامی سے دریافت کرے کہ ان کو مرشد کامل کب ملا اور کب بیعت نصیب ہوئی۔افسوس

Marfat.com

اس بات کا ہے آج ہم بیعت کی حقیقت اور روح سے آگاہ ہی نہیں۔ یاد رہے تصوف میں سالکین کے لئے یہ نہایت کٹھن اور مشکل مرحلہ ہے۔ یہاں جدو جہد بے چینی اور ایک طوفانی دور سے گزارنا مقصود ہوتا ہے تا کہ تزکیہ نفس اور تطہیر قلب حاصل ہو۔ سالک کے مقدر میں جتنا بلند مقام ہوتا ہے اتنے ہی شدائد سے گزرنا بھی ہوتا ہے۔ اور حقیقی بیعت پہلے ہی روز طالب حق کو دربار رسالت میں پہنچادیتی ہے اور یہ کام بالآخر حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور سیدنا غوث اعظم کے توسط اور وسیلہ سے سرانجام پاتا ہے۔

حضرت میاں محمد بخش صاحب نے جس گھرانے میں آنکھیں کھولیں وہ خاندان حضرت پیرا شاہ غازی قلندر قدس سرہ العزیز کے دربار کا سجادہ نشین گھرانہ تھا۔ حضرت میاں صاحب کے والد ماجد حضرت میاں شمس الدین صاحب بذاتِ خود بلند پایہ ولی کامل بزرگ تھے۔ حضرت صاحبزادہ عبدالحکیم صاحب خلیفہ مجاز حضرت مرید خان بگا شیر آپ (میاں محمد بخش) کے سر مبارک پر دستِ شفقت رکھ کر آپ کے آفتاب عالم ہونے کے پیشن گوئی کر چکے تھے۔ بے شمار اولیاء کاملین اغواث اور اقطاب حضرت پیرا شاہ غازی قلندر پیر دمڑی والا کے حضور حاضری کے لئے دربار عالی تشریف لایا کرتے تھے۔ حضرت پیر غازی قلندر کا فیضان حضرت میاں صاحب کے سامنے ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔

جب بیعت کی خواہش نے ایک طوفانی روپ اختیار کیا تو آپ نے استخارہ کرنے کے بعد حضرت غازی قلندر کی خدمت میں اپنی آرزو پیش کی تو مرشدِ کامل نے خواب میں آپ کے بازو پکڑ کر ارشاد فرمایا: ''اے فرزند ہم تمہارے پیر ہیں اور تم ہمارے مرید ہو لیکن ظاہری بیعت کے لئے ہمارے روحانی فرزند حضرت سائیں غلام محمد صاحب کے پاس موضع کلروڑی حاضری دو۔''

آپ حکم کی تعمیل کرتے ہوئے حضرت سائیں غلام محمد صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنا مدعا بیان کیا اور حضرت غازی قلندر کا ارشاد سنایا۔ حضرت سائیں صاحب نے فرمایا کہ چند روز صبر کرو۔ کچھ عرصہ بعد آپ نے پھر عرض کی تو وہی جواب ملا۔ غرض اس طرح چند سال گزر گئے۔ اس دوران عبادت و ریاضت کا سلسلہ جاری تھا۔ چنانچہ حضرت میاں صاحب خود اس

Marfat.com

امر کی تصدیق فرماتے ہیں کہ اس انتظار میں جو تزکیہ نفس حاصل ہوا وہ کسی دوسری عبادت سے نہ ہوا۔

بالآخر قبولیت کی گھڑی آ پہنچی جس کا بے چینی سے انتظار تھا۔ حضرت سائیں غلام محمد صاحب نے آپ کو حضرت بابا بدوح شاہ ابدال کی قبر شریف کے قریب بیٹھا کر بیعت سے مشرف فرمایا۔ بیعت کے بعد حضرت میاں محمد بخش سلسلہ عالیہ قادریہ کی موتیوں کی لڑی میں پرو دیئے گئے۔

حضرت سائیں غلام محمد صاحب سے فیضیاب ہونے کے بعد حضرت میاں صاحب نے مراقبے اور چلہ کشی میں وقت صرف کرنا شروع کیا۔ اسی دوران میں مرشد کامل کی طرف سے حکم ہوا کہ سرینگر جائیں اور ولی کامل حضرت شیخ احمد ولی سے فیض باطنی کا حصہ وصول کریں۔ لہٰذا آپ نے سرینگر کا سفر اختیار فرمایا۔ ایک تہہ بند اور ایک کمبل میں ملبوس برہنہ پاؤں پہاڑوں ٹیلوں ندی نالوں اور گھنے جنگلات کے دشوار گزار راستوں پر تن تنہا منزل بمنزل سفر کرتے رہے۔ علاقے کی اجنبیت درپیش تھی اور زادِ راہ سے تہی دست تھے مگر یادِ الٰہی کے سہارے اور دل میں شوق سمندر لئے سفر طے کرتے چلے گئے۔ سفر کے دوران آپ کی ملاقات کچھ ایسے لوگوں سے بھی ہوئی جو حضرت شیخ احمد ولی صاحب سے ملاقات کے لیے سرینگر گئے تھے لیکن شیخ کے وہاں موجود نہ ہونے کی وجہ سے مایوس واپس لوٹے تھے۔ مگر میاں صاحب نے اپنا سفر جاری رکھا۔ سرینگر پہنچ کر حضرت شیخ کے در اقدس پر حاضر ہوئے تو ایک نوجوان سے ملاقات ہوئی جو قرآن حکیم کی تلاوت میں مشغول تھا۔ چند لمحوں بعد سلام دعا ہوئی تو اس نوجوان نے بتایا کہ حضرت شیخ سفر پر ہیں اور ان کی واپسی کی کوئی اطلاع نہیں۔ اسی اثنا ایک نورانی شکل بزرگ ہاتھ میں اعصا لئے نمودار ہوئے۔ یہی حضرت شیخ احمد ولی تھے۔ حضرت میاں صاحب نے اپنے آنے کا مقصد بیان فرمایا۔ حضرت پیرا شاہ غازی کا اسم مبارک سن کر حضرت شیخ احمد ولیؒ نے اپنے سر کو جنبش دی اور فرمایا۔ ''زیرک ہستی۔''

کچھ دیر ملاقات کے بعد آپ نے اجازت چاہی تو حضرت شیخ احمد ولی نے اپنی جیب

Marfat.com

سے کچھ پیسے نکال کر آپ کو دیتے ہوئے فرمایا کہ بازار سے پاپوش (جوتا) خرید کر پہن لیں کیونکہ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند عابد و زاہد ہیں اور سرینگر کی گلیاں آلودہ ہونے کی وجہ سے آپ کی ظاہری طہارت میں فرق آئے گا۔ چنانچہ آپ نے بڑی عاجزی سے پیسے لئے اور بازار سے تنکوں کی بنی ہوئی چپل خرید کر پہن لی۔ حضرت شیخ نے فرمایا کہ آپ سرینگر سے جب واپس جانے لگیں تو جانے سے قبل یہاں تشریف لائیں انشاء اللہ ملاقات ہوگی۔

حضرت میاں صاحب نے سرینگر میں واقع اولیاء اللہ کے مزارات مقدسہ کی زیارت کی۔ اسی دوران میں سید باقر علی شاہ صاحب سے ملاقات ہوئی۔ جب آپ کی آمد کے متعلق لوگوں میں خبر پھیل گئی تو ملاقات کے لئے جم غفیر جمع ہوتا گیا۔ چنانچہ اس مصروفیت میں آپ نے سرینگر میں ایک مہینہ قیام فرمایا اور جب واپسی کا ارادہ کیا تو پھر حضرت شیخ احمد ولی صاحب کے در دولت پر حاضر ہوئے تو اسی نوجوان سے ملاقات ہوئی جو پہلے کی طرح لکڑی کے تخت پر بیٹھا تلاوت قرآن پاک کر رہا تھا۔ اتنی دیر میں پھر حضرت شیخ تشریف لائے اور آتے ہی حضرت میاں صاحب کو ہاتھ سے پکڑ کر اپنے خلوت خانے میں لے گئے۔ دونوں بزرگوں کے درمیان کیا گفتگو ہوئی یہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کیا لیا کیا دیا۔

میاں عاشق و معشوق رمزیست کراماً کاتبین راہم خبر نیست

حضرت سلطان باہو فرماتے ہیں پیری مریدی کوئی آسان کام نہیں یہ حکمتِ الٰہیہ کے اسرار و رموز ہیں جس کا تعلق باطنی سربلندیوں سے ہوتا ہے۔ اس شعر کا ترجمہ یہ ہے۔ ''عاشق و معشوق کے درمیان رمز و اسرار ہیں، جس کی کراماً کاتبین کو بھی خبر نہیں ہوتی۔''

ریاضات ومجاہدات:

دنیائے تصوف کا یہ بھی ایک اٹل ضابطہ ہے کہ مشاہدات مجاہدات کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ بغیر مجاہدہ کے مشاہدہ ممکن نہیں۔ مجاہدات کے لئے بھی برس ہا برس درکار ہیں۔ سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی نے پچیس سال مجاہدات میں صرف کئے۔

حضرت میاں صاحب یہاں سے اپنا فیض باطنی کا حصہ وصول کرنے کے بعد واپس

Marfat.com

آئے تو آپ کی طبیعت میں تغیر نہیں بلکہ ایک تلاطم پیدا ہو چکا تھا۔ آپ چلہ کشی و ریاضات کے لئے جنگل میں تشریف لے گئے اور کئی کئی روز تک کسی سے ملاقات نہ کرتے ایک مرتبہ رات کے وقت جنگل میں مصروف عبادت تھے تو اچانک ایک نورانی صورت بزرگ تشریف لائے اور میاں صاحب سے کہنے لگے کہ اس جنگل میں ایک ایسی بوٹی ہے جس سے خالص سونا بن سکتا ہے اگر آپ چاہیں تو ہم آپ کو اس کی ترکیب بتا سکتے ہیں۔ یہ سن کر میاں صاحب نے فرمایا کہ ہمارے گھر میں مال و زر کی کثرت ہے آپ مجھے کوئی ایسی ترکیب بتائیں جس سے مس قلب میں سونے جیسی چمک پیدا ہو جائے یہ سن کر بزرگ مسکرائے اور تشریف لے گئے۔ کچھ دنوں بعد وہ بزرگ دوبارہ حاضر ہوئے۔ اور فرمایا ہم آپ کو ایک ایس وظیفہ بتا سکتے ہیں جس سے جنگل کے جانور آپ کے تابع ہو جائیں گے اور شیر بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کرے گا۔ اگر چاہیں تو اس پر سواری بھی کر سکیں گے۔ یہ سن کر میاں صاحب نے فرمایا ہمارے خاندان کے طویلے میں خوش رنگ اور تیز رفتار گھوڑیاں موجود ہیں۔ اگر سواری کی ضرورت ہو تو ہم وہاں سے پوری کر سکتے ہیں۔ آپ ہمیں کوئی ایسا وظیفہ بتائیں جس سے ہم اپنے نفس امارہ پر سواری کر سکیں یہ سن کر بزرگ نے آپ کو دعا دی اور کچھ وظائف بتا کر تشریف لے گئے۔

۱۲۷۴ ہجری میں آپ کے مرشد کامل حضرت سائیں غلام محمد صاحب اس دار فانی سے کوچ کر گئے تو آپ ان کے فراق میں نڈھال ہو گئے۔ زمانہ شباب کے عروج پر ۲۸ برس کی عمر میں اپنے مرشد کامل کی تجہیز و تکفین کا انتظام کیا۔ ان کی قبر پختہ کروائی اور مرشد کامل اور دادا پیر حضرت بدوح شاہ ابدال کی قبور کے گرد چار دیواری تعمیر کروائی۔ معلوم ہوا آپ ایک گدڑی پوش فقیر ہونے کے ساتھ ساتھ اعلیٰ درجے کے منتظم بھی تھے۔

حضرت میاں صاحب نے دربار پیر اعازی قلندر کے صحن میں ایک چھپر تعمیر کرایا اور ہمہ وقت اس چھپر میں رہنے لگے۔ یہ چلہ کشی کا دور تھا۔ جس کو تحریر میں لانا مشکل کام ہے۔ نماز مغرب اور عشاء کے درمیان قصیدہ غوثیہ کا ورد کرنا آپ کا معمول تھا اس وقت آپ پر اس قدر محویت و استغراق طاری ہوتا تھا جو بیان سے باہر ہے اس چھپر میں مجاہدات کی معیاد چودہ برس

Marfat.com

بتائی جاتی ہے۔

تصانیف:

عبادات وریاضت کے ساتھ ساتھ دین حق کی تبلیغ اور تصانیف کا سلسلہ بھی جاری تھا۔ آپ کے تمام مکتوبات منظوم ہوا کرتے۔ دوستوں عزیزوں اور حکام بالا کو جب بھی خط لکھتے وہ منظوم ہوتا۔ آپ کو اردو، فارسی، عربی اور پنجابی پر مکمل عبور حاصل تھا۔ آپ کا کلام تمام مذکورہ زبانوں پر محیط ہے تاہم سب سے زیادہ کلام پنجابی زبان ہی میں ہے۔ اس کے بعد دوسرا نمبر فارسی زبان کا ہے۔ اردو اور عربی میں آپ نے کم لکھا ہے۔ آپ کے کلام کا بغور مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ آپ نے اردو اور فارسی کے الفاظ کو پنجابی اشعار میں بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ استعمال کیا ہے۔ اس کے علاوہ ان میں سنسکرت اور ہندی کے الفاظ بھی شامل ہیں نثر میں آپ کا کلام بہت کم ملتا ہے۔

شعر گوئی کے لئے آپ کو محنت و مشقت کی ضرورت نہیں تھی۔ بلکہ آپ کے تخیل کی دنیا میں اشعار خود بخود تخلیق ہو کر سلسلہ وار اُمڈتے رہتے اور سننے والوں پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی۔ آپ اشعار کے ذریعہ کہیں تصوف و معرفت کے موتی پروتے تو کہیں عشق و محویت کے چمکتے لعل بکھیرتے۔ یہ حقائق و معارف کا دریا جہالت و گمراہی کے تنکوں کو بہا کرلے جاتا۔ مولانا روم کی مثنوی بھی وجدانی کیفیت میں لکھی لکھائی گئی۔ مولانا وجدانی اور محویت کی حالت میں ٹہلتے اور مثنوی کا دریائے معرفت آپ کی زبان سے جاری ہو جاتا۔ آپ کے مرید خاص اور خلیفہ اوّل جناب حسام الدین چلپی ان اشعار کو لکھتے جاتے۔ اسی طرح مثنوی مولانا روم کی تکمیل ہوئی۔

حضرت میاں محمد بخش کا طرۂ امتیاز یہ ہے کہ آپ نے انسانی زندگی کے ہر پہلو کو زیر بحث لا کر اپنا فلسفہ بیان کیا ہے۔ بلکہ انسانی زندگی سے نکل کر عالم لاہوت و موت اور بعث بعد الموت پر مکمل گفتگو فرمائی ہے۔ معرفتِ الٰہیہ سے متعلق آپ کا بیان زیادہ تر رمز و اشارت پر محیط ہے۔ یہاں تنزلاتِ ستہ کی طرف اشارہ ملتا ہے۔

حضرت میاں صاحب نے تعریف حسن انسانی، منظر کشی، علم موسیقی ساز، علم فلکیات، علم

Marfat.com

ہیئت، علم نجوم، جذبات نگاری، مرثیہ نگاری، بیت نگاری، قافیہ ردیف، دنیاوی رسم و رواج، راج حکومت، جنگ و جدال، سفارتی تعلقات، سفر و حجر، ہجر و صال اور شرح وفقہ پر اس انداز سے گفتگو فرمائی ہے کہ انفرادی مضامین کے ماہرین کو بھی حیران کر دیا ہے۔ حضرت میاں صاحب کی شہرت آپ کی شہرہ آفاق مثنوی سیف الملوک کی وجہ سے دنیا بھر میں ہوئی۔ یہ محض ایک فرضی داستان ہے۔ درحقیقت حضرت میاں محمد بخش کا تعارف دنیا میں آپ کے عارفانہ کلام کی وجہ سے ہے۔ پوری دنیا میں جہاں جہاں اہل ذوق موجود ہیں جہاں خانقائیں اور درسگائیں موجود ہیں اسلامی تقریبات میں آپ کا عارفانہ کلام پڑھا جاتا ہے جو روح کے لئے غذا مہیا کرتا ہے۔ مگر افسوس اہل علم آپ کو ایک شاعر کی حیثیت روشناس کراتے ہیں۔ ایک ولی کامل کے طور پر بہت کم ذکر کیا جاتا ہے۔ آپ کی تخلیقات کا ادبی نقطہ نظر سے تجزیہ کیا جاتا ہے آپ کے کلام میں معارف اور اسرار الہیہ کا جو سمندر موجزن ہے اس کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ نہ ہی کوئی ایسی جامع کتاب سامنے آئی ہے جو سالکین راہ طریقت کو رہنمائی فراہم کر سکے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ آپ کے عارفانہ کلام کے ایک شعر کی شرح کے لئے کئی دفتر لکھے جا سکتے ہیں مثلاً ۔

آئی جان شکنجے اندر جیوں ویلن وچ گنّا   روہنوں کہہ ہُن رہ محمد جے رہوے تے منّاں

یہ تو کوئی طالب صادق سے پوچھے جو منازل سلوک طے کر رہا ہے۔ کہ اس شعر کا کیا مطلب ہے جو شکنجے میں پھنس کر نکلنا بھی چاہے یعنی فراریت اختیار کرنا بھی چاہے تو بھاگ نہیں سکتا۔

حضرت میاں صاحب نے شعر گوئی کا آغاز لڑکپن سے ہی کر دیا تھا۔ دوہڑے قطعے اور رباعیاں لکھنا آپ کا معمول تھا۔ آپ کی باقاعدہ تحریر و تصنیفات کا عرصہ تقریباً ساٹھ برسوں پر محیط ہے۔ آپ کے بہت سے ملفوظات و مکتوبات ابھی تک اکٹھے نہیں ہو سکے جس کے لئے ایک مرکزی ادارے کی ضرورت ہے۔

حضرت میاں صاحب نے اپنی باقاعدہ تصانیف کا آغاز ستائیس برس کی عمر میں کیا اور سب سے پہلے داستان سوہنی مہینوال لکھی۔ آپ نے کل پندرہ کتابیں تحریر فرمائیں۔ جن کی فہرست

Marfat.com

مندرجہ ذیل ہے:-

(۱) (۱۳۰۲ھ) منتخب الخیال ۲ (۱۲۷۳ء) ط (۲) تحفہ تحفۂ ایمان ۳ (۱۲۷۳ء) ط (۳) شرح شیخ صنعان

(۴ (۱۲۷۳ء) ط (۴) قصہ شاہ منصور (۱۲۸۸ء) ط (۵) گلشن عشق (۱۲۸۸ء) ط (۶) قصہ شیریں فرہاد

(۶ (۱۲۹۲ء) ط (۷) مثنوی شرح سیف الملوک (۱۲۹۶ء) ط (۸) تحفۂ رحمانیہ (۱۳۱۵ء) ط (۹) قصہ سخی خواص

خواص خان (۱۳۱۸ء) ط (۱۰) اصلاح جان (۱۳۱۸ء) ط (۱۱) ہدایت المسلمین (۱۳۱۹ء) ط (۱۲) گنج گنج

(۴ (۱۳۲۰ء) ط (۱۳) سی حرفی ہیر رانجھا (۱۳۲۰ء) ط (۱۴) تحفۂ میراں (۱۳۲۲ء) ط (۱۵) گلزار فقیر

سی حرفیاں، شعر و شجرہ جات منظوم جو تحریر کئے ان کی تفصیل یہ ہے

۱۔ بارہ ماہ — ۲۔ سی حرفی سسی پنوں

۳۔ سی حرفی القول — ۴۔ سی حرفی اشتر کا شکل کا شا

۵۔ سی حرفی الہٰی بخش — ۶۔ سی حرفی گا شیر

۷۔ سی حرفی لال محمد — ۸۔ سی حرفی باقر علی شاہ

۹۔ سی حرفی فتح علی بشیر — ۱۰۔ سی حرفی الہٰی

۱۱۔ سی حرفی ہیر — ۱۲۔ شجرہ شریف قادریہ

۱۳۔ سی حرفی شیر محمد — ۱۴۔ شجرہ شریف قادریہ دوم

۱۵۔ مناجات حضور غوث اعظم (پنجابی)

مناجات (پنجابی)

تبلیغ دین:

حضرت میاں صاحب نے دینی تبلیغ کا سلسلہ اسی انداز سے شروع کیا جیسے انگریز نے گھر اور کا دور ان کے ہر دور کا ان کوئی کوئی جھگڑا نہ کیا۔ میاں صاحب نے ایک فطرتی عشق و تصوف کو اپنا نظریہ بنا کر عوام الناس کے لئے دینی موقف قائم کیا اور فرقہ وغیرہ کی گلہ رس دیا اور سر دی مرکز بنا کر اپنی انفرادی اخلاقی قدروں کو ایسے انداز و سلیقے سے پیش کیا کہ لوگ بلا امتیاز مذہب عقیدہ آپ کے گرد جمع ہوتے چلے گئے اور کیا کی طرح حضرت میاں صاحب ہر

Marfat.com

چیز چھینے بے نیاز ہو کر رب ذوالجلال والاکرام کی یاد میں زندگی گزار دی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں شاعر شعلہ ادب اور
اس کی دنیا کی رنگینیوں کا بجائے کہ مگر باطن اور ظاہر سے غنی ہو کر ان کے عمل سے اپنی زندگی کو ادا کی اور اسی کا درس
دیتے رہے۔ اگرچہ آپ ظاہری اور باطنی علوم کے بہت بڑے عالم تھے تاہم آپ عالم میں رہتے تھے تاہم آپ کی
توجہ کی یکسوئی صورت اختیار کر لی تھی جب بھی حالت جذب میں بھی آپ کی مجلس میں ذکر و تبلیغ ہوتی
جس سے ہزاروں لوگ مستفید ہوتے۔ آپ کی مجالس میں کبھی کبھی عشق کا اظہار ہوتا اس کے
بعد آپ مطالعہ میں مشغول ہو جاتے۔

ایک دور ایسا بھی تھا جب عظیم مرکز علوم کی درسگاہ بن چکی
تھی جہاں سے دینی اور روحانی تعلیمات کا سلسلہ جاری تھا حضرت میاں محمد بخش صاحب نے
اپنا ظاہری و باطنی علم تبلیغ اور انسانیت کی خدمت کے لئے وقف کر دیا تھا۔

گرمیوں کے موسم میں آپ پہاڑ میں موضع ... تشریف لے جایا
کرتے تھے جہاں کا قیام جہاں موسم گرما میں گرمی کی شدت بہت کم ہوتی
ہے آپ نے وہاں ایک مسجد تعمیر کروائی جو فن تعمیر کا نادر نمونہ ہے اس کے ساتھ ایک چشمہ
پر بند باندھ کر پانی کا ذخیرہ کرنے کا انتظام فرمایا اس تالاب کے کنارے ایک پتھر پر بیٹھ کر جائے
نماز بنائی گئی تمام اشیاء اب اس علاقے کے نوادرات میں شامل ہیں۔

حضرت میاں محمد بخش ایک کامل ولی اللہ اور عالم باعمل صوفی تھے آپ
کی صحبت سے فیض یاب ہونے والے لاتعداد مرید تحریک کی منازل طے کرتے ہوئے درجہ
کمال کو پہنچے آپ کی تصانیف سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ آپ ایک قادر الکلام شاعر
تھے آپ کی شاعری کا کمال یہ ہے کہ کلام عشق و محبت کا آئینہ دار ہے اپنی صنف
کا ایک شاہکار ہے تشبیہات و استعارات کی صورت میں عوام کے لئے موجود ہے یہ نظمیں
مجازی عشق کے قصے بیان ہیں دراصل مجاز کے پردے میں حقیقت کی طرف اشارے ہیں اہل اللہ و اہل
بصیرت و نظر ان کے کلام کو جھوم جھوم کر پڑھتے ہیں انہیں کسی شرح کی ضرورت نہیں لیکن میاں صاحب
کے کلام کو سمجھنے کے لئے شرح کی ضرورت ہے تب ہی کلام اپنے معنوی خزانے کھول دیتا ہے۔

Marfat.com

آپ کی مسلسل جدوجہد تبلیغ وارشاد سے خطہ کشمیر و پنجاب میں نورِ حق جگمگا اٹھا۔ دین اسلام کا آفتاب اپنی کرنیں بکھرنے لگا۔ علم ومعرفت کے چشمے پھوٹے اور ہزار ہا بلکہ لاکھوں تشنگان علم ومعرفت سیراب ہوتے رہے اور سیراب ہوتے رہیں گے۔ ان بزرگان دین کو محض شاعر کہنا درست نہیں۔ یہ الفاظ تو اہل مغرب اور اغیار ان صوفیائے کرام کے لئے استعمال کرتے ہیں جو سخن گو تھے مثلاً۔ ابن الفرید' مولانا روم' خواجہ فرید الدین عطاء بڑے اچھے شاعر تھے۔ ان ہستیوں نے بشمول حضرت میاں صاحب اسلام کے روحانی نظام کے ڈنکے بجائے۔ اور اغیار تو اسلام کے اس روحانی نظام یعنی تصوّف اور صوفیاء کرام سے خائف رہتے ہیں۔ ان ہستیوں کے مزارات پر لوگ اس لئے نہیں جاتے کہ یہ بڑے اچھے شاعر تھے بلکہ ان کے درباروں سے قربِ الٰہی نصیب ہوتا ہے روحانی تربیت ملتی ہے۔ تصوف کے اسرار ورموز کھلتے ہیں رہنمائی ملتی ہے۔ اس لئے ان کے مزارات پر ہمہ وقت رات دن قرآن خوانی ہوتی ہے درود وسلام پڑھا جاتا ہے ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے۔

اولیاء کاملین کی سنت کو حضرت میاں صاحبؒ نے بھی اپنی زندگی میں جاری وساری رکھا۔ تاریخ گواہ ہے کہ آپ اپنی تمام حیات ظاہری میں کبھی کسی حاکم راجہ مہاراجہ یا افسر بالا کے ہاں کسی کام کی غرض کے لئے تشریف نہیں لے گئے بلکہ ایسے بڑے لوگ جاہ حشمت والے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے' قدم بوسی کرتے اور اپنی حاضری کو سعادت مند سمجھتے تھے۔

اخلاق حسنہ:

اگرچہ آپ پر اکثر بیشتر جذب کی کیفیت طاری رہتی پھر بھی دین کے تمام ارکان سختی سے ادا کرتے۔ ایک مرتبہ چلہ کشی کے دوران کھانا پینا تقریباً موقوف کر دیا۔ بیر کی گھٹلی کو پیس کر (ستو بنا کر) اس سے روزہ افطار کرتے۔ کم خوری کی وجہ سے آپ جسمانی طور پر بے حد لاغر ہو گئے اور آپ کو پیشاب کی تکلیف ہو گئی۔ نماز کے دوران آپ کو آٹھ آٹھ مرتبہ وضو کرنا پڑتا لیکن آپ نے اتنی تکلیف کے باوجود چلہ پورا فرمایا۔ آپ کے دل میں عشق رسول اللہ ﷺ کا طوفان ہمہ وقت موجزن رہتا۔ آپ ﷺ کا نام گرامی سنتے تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے۔

Marfat.com

ان تمام اوصاف کے ساتھ ساتھ آپ ایک بہترین منتظم اور جفاکش انسان بھی تھے اور اپنے بڑے بھائی حضرت میاں بہاول بخش کی حیات میں عبادات وریاضات سے وقت نکال کر کھیتی باڑی میں بھائی کا ہاتھ بٹاتے۔ جب دربار حضرت پیرا شاہ غازی قلندر کی بیرونی چار دیواری کی تعمیر شروع ہوئی تو آپ نے اس کے انتظام میں بھرپور حصہ لیا اور مزدوروں کا ہاتھ بٹاتے رہے۔

حضرت میاں صاحب اپنے دوست احباب سے بڑی محبت وشفقت سے پیش آتے تھے اگر کوئی حاجت مند آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو حسبِ توفیق اس کی حاجت روائی فرماتے غلط مقدمات میں ملوث افراد جب دادرسی کے لئے آتے تو عموماً آپ حکام بالا اور اراکین سلطنت کو منظوم رقعہ تحریر فرماتے اور سفارش کرتے۔ حکام بھی آپ کا بے حد احترام کرتے ہوتے غلط مقدمات خارج کر دیا کرتے۔ اسی طرح آپ نے ایک مرتبہ راجہ اللہ داد مرحوم رئیس لہڑی راجگان کی بھی مدد فرمائی اور جموں کی عدالت میں ان کا جو مقدمہ چل رہا تھا کامیابی دلائی۔

وفات:

ایک دن حسب معمول بعد از نماز عصر اپنے اوراد ووظائف میں مصروف تھے۔ موسم سرما کی وجہ سے ایک خادم نے آگ جلائی اور نماز مغرب کے وضو کے لئے پانی گرم کیا۔ آپ نے وضو کیا اور آگ کے قریب تشریف لے گئے۔ اسی وقت بدن میں کمزوری محسوس ہوئی تو آپ ایک طرف جھک گئے۔ خدام نے مل کر آپ کو سہارا دیا اور چارپائی پر لٹا دیا۔ ایک دن اور ایک رات آپ پر غشی کی حالت طاری رہی۔ دوسرے روز آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ. آپ کا وصال سات ذوالحج 1324 ہجری بمطابق ۲۲ جنوری ۱۹۰۷ء بروز منگل ہوا۔

آپ کے وصال کی خبر سن کر کہرام مچ گیا اور ایک ہجوم آمڈ آیا۔ جس طرح حضرت مولانا جلال الدین رومی کی وفات پر سانحہ پیش آیا تھا اور لحد میں اتارنے تک آٹھ تابوت ٹوٹ گئے تھے اور بار بار تابوت تبدیل کئے گئے اسی طرح حضرت میاں صاحب کی وفات حسرت آیات پر لوگوں کا ہجوم دیکھنے میں آیا۔ جنازے کے لئے اتنی مخلوق خدا اکٹھی ہوئی کہ صف بندی کرنے

Marfat.com

کے لئے گئے تو یوں بیان فرمایا کہ انتقال کرنے کی خبر دی حضرت پیر بخش آپ کی پیدائش سے تھی کہ مجھے محمد بخش غسل دے اور دو اور شخص جنازہ پڑھائے جس نے تمام عمر کبھی تہجد قضا نہ کی ہو آپ کا غسل کا دیکھا بھال اس خدمت کے لئے حضرت حافظ محمد فتح اللہ صاحب جو ایک شخص باقی رہ گئے والوں نے خود کو پیش کیا۔ کہا ان کی وصیت کے مطابق حضرت حافظ محمد فتح اللہ صاحب نے آپ کو غسل دیا اور نماز جنازہ پڑھائی جو کہ ایک روایت یہ ہے کہ حضرت حافظ محمد فتح اللہ صاحب نے غسل دیا تو میاں صاحب کی وصیت کے مطابق جنازہ تیار کیا گیا کہ رکھ دیا گیا تو لوگوں نے دیکھا ایک سرخ پوش جو تمام عمر تہجد کے وقت حاضر ہوتے تھے نماز جنازہ کی امامت فرمائی۔ نماز ادا ہوئی بغیر کسی کے بتائے رخصت ہو گئے۔ آپ کی عمر ایک سو بارہ برس کی تھی۔ آپ کو قبرستان میں دفن کر دیا گیا۔

حلیہ مبارک:

حضرت میاں صاحب کا قد مبارک بلند، رنگ گندمی، داڑھی مبارک گھنی، آنکھیں بڑی، خوش نما پیشانی کشادہ، چہرہ سرخ و سپید، ناک بلند، سینہ کشادہ، جسم مضبوط، ہاتھ پاؤں بھرے ہوئے، پہلو ان کا گفتار شیریں، فصیح و بلیغ، طبیعت سادہ، حلیم و بردبار، بلند ہمت، چال تیز رفتار، دستار مبارک سفید، لباس سادہ تھے۔

آپ کی تربت مبارک حضرت میاں صاحب کے سجادہ نشین کے روضہ مطہرہ کے مشرق کی جانب ہے۔ آپ کے بعد آپ کے فرزند ارجمند حضرت میاں محمد صاحب نے آپ کا روضہ مبارک تعمیر کرایا۔

عرس مبارک:

حضرت میاں صاحب کے دربار پر ہر سال ماہ ذوالحجہ کی تاریخ کو عرس منایا جاتا ہے۔ علماء، فضلاء، امراء اور عوام الناس دور دراز سے شوق سے شرکت کرتے ہیں۔ قرآن خوانی ہوتی ہے، درود و سلام اور نعت مصطفی پڑھا جاتا ہے۔ اس کے بعد نظم پڑھی جاتی ہے اور لنگر تقسیم کیا جاتا ہے۔ آخر میں حاضرین محفل کو کھانا کھلایا جاتا ہے۔

(محمد ...)

84917

Marfat.com

ماخذات

۱_ ۱_ عارف کھڑی کی اجنبا جو میاں محمد سکندر

۲_ ۲_ حیات حیاتِ شعر ملک محمد شاکر

۳_ ۳_ کلام کلیاتِ میاں محمد بخش ملک محمد شاکر

۴_ ۴_ گلستانِ قلندر قوالی قلندر مشہور ڈاکٹر انعام الحق قریشی

۵_ ۵_ پنجابی ادب کی تاریخ آفتاب نقوی

۶_ ۶_ سیف الملوک کے مقدمہ مقدمہ شفیع عقیل

۷_ ۷_ سوانح عمری حضرت میاں صاحب حضرت قاضی غلام محی الدین محمد علی فقیر

۸_ ۸_ میاں محمد بخش احوال و آثار ڈاکٹر عزیز احمد چوہدری

۹_ ۹_ مقدمہ سیف الملوک سید المبارک الحق شیخ

۱۰_ ۱۰_ مقالہ حضرت میاں محمد بخش صاحب سید اختر امان اللہ جعفری

۱۱_ ۱۱_ تذکرہ قوالی قلندر مولانا عطا اللہ محمد جہلمی

۱۲_ ۱۲_ سوانح عمری حضرت میاں محمد بخش صاحب حکیم ملک محمد

۱۳_ ۱۳_ بوستانِ قوالی حکیم ملک محمد جہلمی

۱۴_ ۱۴_ سوانح عمری حضرت میاں صاحب مولوی عبدالحق

۱۵_ ۱۵_ لعل العارفین پیر اقبال صالح ایم اے

Marfat.com

Marfat.com

سی حرفی حضرت مولا مشکل کشا شیر خدا

الف انبیاں دے سر تاج اگے دن رات درود سلام ہووے
ابوبکرؓ تے عمرؓ عثمانؓ علیؓ اوہدی آل اولاد تمام ہووے
کل اولیاں دا سر تاج ـ علیؓ جیندا سب جہاں غلام ہووے
جس علیؓ محمد اسوٗ ریا ای بھاہ نرگ دی اس حرام ہووے

ب باپ نے جمدیاں علی نوں جی آندا چایکے بُت مناونے نوں
بت علی نوں ویکھ کے ڈگ پئے لوڑن قدم اتے متھا لاونے نوں
آئے لین دیدار فرشتے جی حوراں سب آیاں منگل گاونے نوں
سون شان محمدا شاہ دا جی دل لوچدا مدح سناونے نوں

ت تک کے شیر خدا ئیدے نوں دیودنت راکش نس جاوندے نی
نعرہ بجھ کے علی دے نام دا جی کوہ قاف بھی تاب نہ لاوندے نی
سیوہ دار جو اوس جناب دے جی منہ منگیاں نعمتاں پاوندے نی
سخی شاہ مرداں علی شیر یزداں طبق محمدا گاوندے نی

ث ثابتی نال یقین دے جی جہاں مرتضےٰ علی نوں یاد کیتا
سبھو مشکلاں اسدیاں حل ہویاں گھر رلی تے دین آباد کیتا
مسلمان کیتا علی کافراں نوں سینہ صاف تے دل آزاد کیتا
واری جان محمد مرتضےٰ توں مسلمان جہاں شمشاد کیتا

Marfat.com

ج ج جگ جگ اندر ناں نہیں سوہنا ہویا کیا کوئی ہور تیرے علی دے نذر ڈھا دی جی
رستم ستم ہمن ہمن تے تے سفند سفندیا جیہا علیؑ علی نظر نظر کر کے کر کے گگے تو اجی جی
علی علی نام ناں سن کے کیا پیا بد کلمہ دی بیتا پتا ماما مر بغیر فخر شعور ہار دی جی
کر کرے مد محمدؐ محمدی دی شاہ شاہو دھن الا جتا جڑیں ٹوٹ جو انواں نوں سر دلی جی

ح ح حد حدائیل میراں ہدا وہیں قرب تب بابا جی جلی علیؑ نبیؐ نبی دے وچ بچا چلیا نال میں
نبیؐ نبی گئے معراج اجان تے تے علی علی ٹھا ٹھے جتھے سروسرے دی دی قطا قطب تا نال میں
نبیؐ نبی تک تکدی دی جے آ جے آپ کہیا کہیا رقدا ہدا وہیں دے اڈا ٹن جا جیاب نال میں
ساڈا ڈلا ڈمان ال محمد احمد آسرا آسرے جی جی ہا بجوانچوں اوس اوس بلند بلند جتا جتاب نال میں

خ خ خیبر خیبراں تے تے در در بند بندھیا جیہا علیؑ علی اک اک کلڑا کلڑا مار ماردا دا ای ای
نعرہ نعرہ بجھ بجھ کے علی علی دے نال نام بجا جی جیڑ محمد نہ ہو نکولے کفار کفار لدی ای
کئی کئی لکھ لکھ کرو کرو وڑا روڑ دھڑ جیہے جیہے علی علی تر وتر وڑ مروڑ ترو ڑا وڑا وڈار دای ای
کر کرے مد محمد محمدی دی شاہ شاہو دھن الا جتا جھگڑے جھگڑے دے وقت وقت نگار نگارا دی ای

د د ڈلڈل ڈل دا داسوار سوار علیؑ علی مہر مہاری دلا دلاں دا دار تیرے تیرے جگ جگ دا تا دا تا
جس جس کرم کس کسن ہاتر ہتوار دا وقت تے وہ نہ ہے بت تے تواہ واہ لکھ لکھا تا تا
کل کل خلق خلقت دی دی سن آیہ نیجا نیچا ولڈی ای حسن حسن تیرے تیرے حیات حسن حسن تا تا تا
شاہ شاہ وا اسطے سطا نام نا محمدؐ محمدیؐ دے کریں پیشوا شوق تو ہوں ہوں مدد مدد تا تا تا

Marfat.com

ذ ذ ذکر ذکا تساڈا ذرے ڈرے نام دا جگ کرے دور دنیا ہیاں ساریاں یانوں نوں
مائی مائی پیاپ بھکھیاں ہیا تکیا تکیا نوں پلا پیّے بچے کج کیں مال عاریاں یانوں نوں
نام نالے جد لیلا یا کام کا تمام تماہو ندو ندے لیکھے لیکھے تے شفاشفا آزاریاں یانوں نوں
شاہا شاہا بس والا محمد محمد دا ڈھیری ڈیری مددمدے بھیج بھیج واریاں یانوں نوں

ر ر ربّ ربّا لاڈ لاڈ شاہ شاہ مدین والیا عالیا کیا کرسول رسول مقبول مقبولا دلا توں توں
بند بندیاں تاناں مدے سند چھڈ چھڈ تاں تائیں خوش خوش ہنساں ہنساں رخ رخ لیا لیا توں توں
تیرا تیرا دکھ دکھیاں تے رکھ دکھ جاو جاوندے نی تی شافی شافی کافی کافی ہیرا ہیرا رنجول رنجولا توں توں
شاہا شاہا حسن حسین حسین واسطہ واسطہ الٰہی الٰہی اروا کو رکیں محمد محمد سوہل سوہلا توں توں

ز ز زور زور تیرا تیرا مولا مولا کیا کیا کرتا دستگیر تیرے زورا دا جن جن انسان انساناں ئیں ئیں
امت امت نبی نبی کریم کرم کی دوچ چ چکوی کو دتا دتا جیڈ جیڈ بلند بلند شان شاناں ئیں ئیں
کوہ کوہ قاف قاف کن کن تیرا تیرا یکھ یکھ جھلے جھلے جھلدے دھردے آسمان آساناں ئیں ئیں
سنو سنو عرض عرض محمد محمدی دی عرض عرض کردا کردا ہور ہور جھلدا جھلدا کوئی کوئی جہان جہاناں ئیں ئیں

س س سنگ سنگاں بیڑی بیڑیاں تے وڈ وڈا جانا ناندیر تیرے نام ناثم یقیدا دا ڈور دہردا
جد جد والا لیقین یقین مدے یاد کیا کرکے چھٹ چھٹا بھاجا بھاجوں توں نی چور مردا
بجن تو تن حضرت چپ کہیا جو فن دل ہو تو تیرے جگ جسا ساں کرا لے کھور مردا
دو دو نیں سب سب محمد محمد مدے نزیر کر دو رمیلو میلو یار مٹا مٹیکلے یکلے شور شور مردا

Marfat.com

ش شاہ شاہاں علیؓ میر میراں دستگیر ہیں ڈھٹھیاں ماندیاں دا
تدھ جیڈ ملاح نہ ہور کوئی بیڑی ڈبدیاں رہڑ دیاں جاندیاں دا
توں تے اوتر نے نوں پت بخشاں ہیں ضامن ہیں نمانیاں باندیاں دا
شاہا میل کھاں یار محمدے دے دل لے کے مکھ چھپاندیاں دا

ص صفدرا حیدرا دولیا او تیرے سوہنے نام توں گھولیاں میں
تیرے دردی خاک دا قدر بھارا کرسی عرش دے نال سی تولیاں میں
نام رب دے واسطے بخش مینوں جیہڑا سخن اولڑا بولیاں میں
لوسار شتاب محمدے دی فکراں رولیا تے جی ڈولیاں میں

ض ضرب لگی سینے ہجر دی جی گجھی سانگ کلیجڑے رڑ کدی ہے
پانی کون پاوے اوگن ہارا تے نت اگ فراق دی بھڑکدی ہے
مہربان ہووے جدوں شاہ شاہاں جھب ملے مرادنہ اڑا کدی ہے
تیری مدد دی آس محمدے نوں توڑے خلق ساری پئی دھڑکدی ہے

ط طرف تسا ڈڈی بہت مینوں ہور طرف دوجی نائیں سجھدی جی
جبہ فقر دا تے چادر سیدی دی مولیٰ پاک دتی تینوں سجدی جی
تیرا نام کنجی در جنتاں ندی اگ دوزخاں دی جس تھیں بجھدی جی
سر کر وہم محمدے دی جیندی فکر اندر جند لجھدی جی

Marfat.com

ظ ظاہری باطنی روگ اتے کامل توں حکیم طبیب ہیں جی
تیرا نام مونا دہے ناد علیؑ سچے رب دا خاص حبیب ہیں جی
تیری دوستی دا فخر انبیاں نوں نبیؐ پاک دے نال قریب ہیں جی
محمد بے نصیب ہماڑاں نوں مولیٰ بھیجیا نیک نصیب ہیں جی

ع علی دا مرتبہ بہت اچا یوسف مصرے پئے تیں توں گھولڑے نی
ذوالقرنین نالے جمشید جہیئے دا را خسرو تیرے گولڑے نی
بے تدھ لائے بیڑے نوحؑ والے جدوں وچ طوفان دے ڈولڑے نی
تساں جنگ احد سی فتح کیتا جدوں لوک محمدا ہولڑے نی

غ غم جھلے سر اپنے جی نبی پاک جائی سر ہو لیا سی
نظر ویریاں دی وچ چھپ رہیوں خاطر یار دی خوف قبولیا سی
جتھے رحم دا مینہ وسایا ای سوکا باغ مراد دا پھُولیا سی
لاڑا توں ہو یوں وچ اولیاندے سر چھتر محمدا جھولیا سی

ف فتح ہوندے گڑھ کوٹ تکے جہیڑے جنگ اندر تیرا نام لیندا
توڑے فوج ہوے اگے دیوتیاں دی ہتھیں پکڑ کے دے لگام لیندے
نت پن تے دان سوایا ای تیرا خیر شاہا خاص وعام لیندے
چھب دیو مراد محمدے نوں لکھاں میں جہیئے انعام لیندے

Marfat.com

ق ق — قدر قدر میرا کیہ میں بڈھیا شاہا تیری قدر دی رچ حشر شریف منا سناوندا
نبی نبی آکھیا کھیا علم علم دا سیلاب تینوں تینوں واہ را شہر شہر حقا حقانی سجا دچھاوندا
ندی ندی وحدت دی تے جا جا رتو تو ایں ایتی تے تھے کب ہے پلے پگھلا گھیلاوندا
محمد محمد سب سب پہتے پہتیلا پلا بکر پکر شاہ شاہ وا دھیر دھیر دیشو دیشو عشق عشق دا وکھاوندا

ک ک — کرم کرم تیرا تیرا الٹے بٹھے ہر ہر شاہا شاہا ہلد لسد پہنچا پہنچاں مشکلاں مشکلاں الیاں الیاں نوں نوں
ہتھیں ہتھیں پکڑ پکڑ کے بے ہر ہانکلا انکلا آگی جی مسکن گھر گھیر مصیبت مصیبت جی تج لیاں لیاں نوں نوں
دشمن دشمن دوکھو دوکھاں مکے مکے دکھاں مار مار زور زور دکھیو دکھو سکھاں سکھاں کافر کافر لیاں لیاں نوں نوں
کر کر فال نال فقیر فقیر غریب غریب بیاری بیاری دا لاہو لاہو فکر فکر اندیشیاں اندیشیاں لیاں لیاں

ل ل — لج لج کھیں کھیں اگنہا گنہاری دی کی جیا جیا سونا سونا رہا رہا ہاں ہاں وانفقا نفقا والے والے
چلکر چلکر بھج بھج گئے گئے پلے پلے بے بسر میرے میرے تو تو لاہو لاہو پا کپا کر یکر ین گنہا گنہا والے والے
فیر فیر تو تو قیا قیا الرحمٰن الرحمٰن بخش بخش منوں منوں اول اول مکے مکے ال ال دیدا دیدا والے والے
تا تا لے کے دکر دوا دو محمد محمد مکی دی جا جا دون کھ دکھ تے طلن طلن پیار پیارا والے والے

م م — منگا منگناں ہاں صد صد لا لا میٹھا میٹھا تیر تیرے سخی سخی دادا دی دی آل آل اُٹے اُٹھ تے
ساقی ساقی آپ آپ تو تو ایں ایں حوض حوض کوثر کوثر ان پانی پانی فضل فضل پا پیا پیاسیاں پیاسیاں اتے اتے
پچا لچا وا ولیاں لیاں وا لیاں لیاں ہا بچلیاں نانے نہیاں نیاں مکو مکو جھوجھ بکی پاسیاں اتے اتے
شاہا شاہا م شرم محمد محمد صلے صلے ناں ناں دی اکی دکر کوم کرم کمینی کمینی دی روا ان اتے اتے

Marfat.com

ن ن　نزد خدا دیاں تے تکرار نکالیا اوی وقت تو کی تک آ سرا امر لاٹنچا پہنچا نال نا ہیں ہیں
لکھا لکھ داتے ہیا ہیا لو ہلیا ہلیا کو ہر کوئی یار نوں تو تاں تلے ضمنی نہیں اسراں وادا اونا ہیں ہیں
توں تو عی دی رزا وماں حال ہے نبیڑیاں یارا دا لہے گلے ٹو کھیڑ صدمے ہین آین تاں او نا ہیں ہیں
شاہا شکل ہنر بکار یکھ محمد سدی دکھ رہی کا روا کیوں کیوں ڈھل ڈھل لگا ونگا ونال ہیں ہیں

و و　وس وس تیر تیرے سے ہو سکھو کم کُنے شاہا شہنوں نوں رہو رنگ ندے سکن وس بیاء پا نہ میل میں
لکھے لکھیے لکھو حضور دے تے ہتھ تیرے تیر تیری کو ٹھوڑا گل گل خدا اخدا میل میں
توڑ توڑے لکھ لکھا خط لکھیا لندے سے مین بھر یار یار مدکی تن بنی گر و کر خطا خطا میل میں
جھب جھب یہو یہو امر امر محمد نے نوں نوں ہوند ہوند نے درز وار سوں سوں تے ستانا نا میل میں

ہ ہ　ہار ہار یا ہا یار یار ہار دے لیند لیندے جے ہا ہا تک حد تکھیں تکھیں دلدار انگ انگیا نی نی
کتنیں کتنیں جھوٹھوں اتیا اتیا لوں محرما دھیاں دے کے رنگ رنگا گھا گ دے نکیا نکیا نی نی
اساں اساں سایکیاں ان نگل نگل شما ہا شاہکد کیتڑ یتی پچھیں یار رہناں تا تنگیا نگیا نی نی
کرو کرم رحم محمد دے حال حال آئے تماں ہشتا ہشتا ہوندے کہیا کہیا تنگیا تنگیا نی نی

لا لا　لا لا میل مین حلا حلاں ہو رہو رگوں گوں تیر تیرے نے درز دار گے گئے نہ گل گل لکائی
تیرا تیرا نام نامیا لیا ہو سکھیا بیا پے ہو ہندے پے پہنچے لکھ در او درود رسول آیا جائی
تسیں تسیں گل نگا سچ انوار ملے یار یاں دے کے کیا دیار یاں سے سجدا جا جا بھائی
شاہا شاہا سط سطب ب دے نام نام دال ال ال دکردا ہو انجم محمدی دکھ روا آئی آئی

Marfat.com

الف آس امید نہ تروڑساں میں مدداں والیاں ویکھیساں راہ تیرے
کاج ہورناں دے گھریں ما پاندے تیرے ہتھ نے کاج ویاہ میرے
اج ادھڑا لکھ نہیں مل میرا ملیں توں نے لکھ نے واہ میرے
پایا زور محمد دیاں دشمناں نے شاہا ہو وناں پشت پناہ میرے

ی یار ہوویں غم خوار میرا لئیں سار سوال یتیم دا ای
اوگنہار کر کے گھروں کڈھ نائیں بندہ گولڑا مڈھ قدیم دا ای
دسو. ترت جمال کمال نالے سر کرناں کم مہیم دا ای
محمد بخش نوں مہر دی نظر بخشو شاہا واسطہ نبی کریمؐ دا دی

☆☆☆

Marfat.com

نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہٖ الْکَرِیْم

سی حرفی ہیر

الف اوہ جانن جنہاں عشق لایا ایس عشق دے کیڈ جنجا لڑے نی
کالے ناگ محبوب دی زلف والے ڈنگ مار دے سخت ڈانگا لڑے نی
شاخاں مار کے شیر شکار کرن تکونین کے شوخ غزا لڑے نی
پچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھا لڑے نی

ب بنھ مشکاں سنگ سیلیاں دے مشکاں لاء جوسیلیاں وٹدے نی
پہنواں چھک کمان کمان قوت پلکاں تیر چلائکے پھٹدے نی
خونی نین کٹاریاں تیز یا رونکن سات سوہنے کوہ سٹدے نی
تکو حال تڑفدے عاشقاں دا گلیاں وچ تے پیئے حلالڑے نی
پچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھا لڑے نی

ت تکدے مول نہ تھکدے نی آکھیں میٹدے نہیں شہید یارو
موت موت پکاروے لوک اوکھی موت عاشقاں واسطے عید یارو
حالو حال ساڈے کہیڑا جاندای جانے اوہ جو فرد فرید یارو
پئے کوکدے پنجرے عاشقاں دے وچہ گوردے بھی ایہو حالڑے نی
پچھو جاء محمدا ہیر کولون جگ جاندا عشق سوکھا لڑے نی

Marfat.com

ث ثابتی عشق ہے عاشقاں دا جیڑے وار دے جان پیاریاں توں
سوہنے ویکھ کھسائیکے لنگھ جاندے ہتھیں اپنے پھٹیاں ماریاں توں
کجھ ترس ناہیں انہاں ظالماں نوں کر وخوف لوکو ہتھیاریاں توں
نت مار دانت جگا۔ ونڈائی تکو عجب پریم دے چالڑے نی
پچھو جا محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھا لڑے نی

ج جگ جہان وچہ نشر ہویاں کہر کہر گئے ٹہول وجہ میرے
سیاں تنگ سہیلیاں تنگ پیاں گیاں سٹ کے ویکھ کو چج میرے
تنگ شرم آوے میرے ماپیاں نوں پہائی چھپ رہے مارے لج میرے
دیہن چھبیاں آن گوانڈ ناں دی کی بولسیں نوں ہدالڑے نی
پچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھا لڑے نی

ح حال ویکھو برہیوں پھٹیاں دا دا گاں پٹیاں سیس گندان بھلے
مہندی دشاں لاکی وٹناں جیو ہسن کھیڈ ناں شان گمان بھلے
سرمہ پانوناں سرمنہ تہو نوناں جیو ملن تیل فلیل تے نہان بھلے
چھڑی متھیوں تہڑی سہاگ والی پٹے وال کالے دھویں پالڑے
پچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھا لڑے

خ خبر ناہی مینوں ہور کائی نہیوں لان نوں مول نہ جان دی ساں
سوہنے سادڑے چیریاں والڑے جی کوئی وچہ نگاہ نہ آندی ساں
ما پیو لاڈلی تے پہایاں جیوء کہر ماپیاں دے موجاں ماندی ساں

Marfat.com

پھو ہرے کندی ہسدی وسدی نوں پیئے غیب تھیں عشق جنجالڑے نی
پچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھا لڑے نی

د دولتاں نعمتاں عیش آہی گھر دُھد دھیں نت کھانو نے نوں
سوہنے لیف تلائیاں پلنگ رتے زری بادلا پٹ ہنڈانو نے نوں
دن رات مراساں کول آہیاں مٹھے راگ سہاگ سناونے نوں
اجن چیت سہیلیو چنگ پئی میرے چولڑے گوٹڑے والڑے نی
پچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھا لڑ نی

ذ ذکر پیاریاں دوستاں دا ہور سبھ وظیفڑے بھل گئے
چھلی ہو ہزار خوار ہویاں پردے ستر سارے ہن کھل گئے
ہارے بخت تاں سخت لاچار ہویاں سرودخت قضیڑے چھل گئے
دوہد دندئیں گوڈئیں کھیڈدی نوں دکھ وانگ زلیخا دے جالڑے نی
پچھو جاء محمدا ہیر لوکوں جگ جاندا عشق سوکھا لڑے نی

ر رنگ گورے بے رنگ ہویاں سٹی پاڑ پوشاک تے خاک لائی
بیلے بارگاہے نت تاہنگ اندر جدوں سانگ فراق دی چاک لائی
گھر بار وسار بیزار ہویاں نہیں بھاوندا انگ تے ساک کائی
سوہنے چاک پچھے بدی ناک ہویاں ماپیو دیوندے دیس نکالڑے نی
پچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھا لڑے نی

Marfat.com

ز زہر پیا لڑا پین چنگا ایس عشق شراب دے پیو نے تھیں
اٹھے پہر آرام حرام ہو یا سیو موت بھلی ایس جینو نے تھیں
ڈاہڈے پھٹ نی اکھیاں سوہنیاں دے نہیں چھٹدے تہونوے سینو نے تھیں
سوہنی مار کے پھیر نہ خبر لیا ایسے ظلم تاں کس سکھا لڑے نی
پچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھا لڑے نی

س ستھ کچہریاں پئی میری وچہ ساک قبیلوے چور ہوئی
وچہ جھنگ سیال دے نشر ہویاں سسی نشر جیوں وچہ بھنور ہوئی
جنہاں واسطے شرم گوایا سی اوہ بھی ست چلے ایہہ بے زور ہوئی
سانوں دیس بیگانے نے ست کے جیورانجے جائکے وطن سنبھالڑے نی
پچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھا لڑے نی

ش شیر بریڈڑے بیلیاں دے ماہی واسطے نت لتاڑ دی ساں
لگی چاٹ پریم دی پھاٹ راتاں چھل چیر دی کپڑے پھاڑ دی ساں
بلی اگ فراق دی وچہ سینے سیخاں بکیاں کالجے چاہڑ دی ساں
طعنے بولیاں پہکھ قبول کر کے سر چھل لے تہاں پالڑے نی
پچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھا لڑے نی

ص صبر گواء بے صبر ہویاں اکھیں روندیاں نیر نکھٹیائے
پڑپاء سیاں پہو ہرے کت رہیاں مینوں کتنا تمناں چھٹیائے
اٹھن بہن رہیا منجی ٹھن ہو یا جدوں پیڑ پریم دی کہٹیائے
مونہ پلڑے دین فراق والے مینوں عشق نے چج دسا لڑے نی
پچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھا لڑے نی

Marfat.com

ض ضرب اولڑی اکھیاں دی پھٹ اکھیاں دے نہیں مولدے نی
جنہاں لگدی ہے سویو جاندے نیں کی جاندے چھلتوے کولدے نی
جانے جگ پیندے دوہد کھنڈ عاشق لہو اپنے دے شربت کھولدے نی
سینہ جگر کباب ہے عاشقاں دا لوک جاندے چرب نوالڑے نی
پچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھا لڑے نی

ط طرف پیاریاں سجناں دی جس ویکھیائی سویو وک گئے
آپوں وطن پیارڑے ملیو نے سانوں دیس بیگانے چک گئے
ہس رس کے جیوڑا کھس لیتا جاندی وار مہارنوں چھک گئے
نہیں بولدے نہیں جواب دیندے رورو مار رہے اساں آ لڑے نی
پچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھا لڑے نی

ظ ظلم تکو پئے کنڈیاں تے جہیڑے پھلاں دی سیج تے سونو دے ساں
ڈگے خاک تے پاڑ پوشاک سٹی جیہڑے ہتھ لایاں میلے ہونو دے ساں
اج وال کالے خاکو نال رلدے جیہڑے عطر گلاب تھیں دھونو دے ساں
ستّھا لاہ سند ہور اتار کے جیولڑی پٹ کھیٹے سرڈا لڑے نی
پچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھا لڑے نی

ع عرض نیاز نہ من دے نے سوہنے بے نیاز کہا نوندے نے
سکھ چین نہ دیوندے عاشقاں نوں جان بجھ کے دردستانوندے نے
ہور ماردے دشمناں ویریاں نوں ایہہ تاں سجناں پکڑ کوہانوندے نے

Marfat.com

جنہاں عشق دے راہ تے قدم رکھے پہلے پہر اونہاں سر گالڑے نی
پچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھا لڑے نی

غ غم نویں دم دم اندر، سکھ رول نہ مول ہے عاشقاں نوں
ایس مرض دا کون دوا کرے نت سجرا سول ہے عاشقاں نوں
اک پل نہیں ذرہ ول رہندے اٹھے پہر ڈنڈول ہے عاشقاں نوں
سیو. پچھدا کون نمانیاں نوں دس کس طرح حال حوالڑے نی
پچھو جا محمد ہر کولوں جگ جاندا عشق سوکھا لڑے نی

ف فائدہ ایہو سی عشق وچوں گئیاں شاہیاں ہوز ہیر بیٹھی
اگے پلہنگ توں پیر نہ لاہوندی سا اکے پہندھ اوانیاں چیر بیٹھی
اگے تیل فلیل ملا نو دی ساں اکے لاء پہوت سر پر بیٹھی
جنہاں گھراں تے حکم کمانو دی ساں اوتھے پن دے ہتھ رومالڑے نی
پچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھا لڑے نی

ق قہر فتور دی داء وگی راتیں کالیاں مینھ وسندڑے نی
اک میں اکلڑی وقت ڈاہڈا دوجا سخت اجاڑ دے پندھڑے نی
اگے موج طوفان چھناں والی وچہ کیں سنسار تے تندڑے نی
کارن بیلیاں بیلیاں پہالدی ہاں باہیں تر چھناں دے نالڑے نی
پچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جان داعشق سوکھا لڑے نی

Marfat.com

ک کم جہان دے ٹم ہوئے غم کھا نوناں کم تے کاج میرے
دکھ لیف تے سول تلایاں نے موتی ہنجواں دے ہوئے داج میرے
لٹی نام میرا وچہ جلیاں دے لتھے لنگ تے اوگھڑے پاج میرے
ماں آکھدی تتیے نج جمیں کیتے جمدیاں جس ہدالڑے نی
پچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھا لڑے نی

ل لج گوا بے لج ہو یاں مینوں سنگ سہلیاں تج گیاں
دن رات ہی پاس جو رہندیاں سن کدی پچھدیاں آن نہ اج سیاں
گھر بار چھڈے نہیں یار ملیا دین دنی دے کم تھیں میں گیاں
میرے باغ تے نہیں بسنت آئی لہنگے سیاڑے پالڑے نی
پچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھا لڑے نی

م مَل کے واٹ پیاریاں دی چھگی دا تگ زلیخا دے پایئے جیو
سُونجیں رنگ محل چو باریاں نوں ہتھیں اپنی اگ لگایئے جیو
چھڈ دیس تے میلوے ویس کر کے سوہنے یار دے مصرنوں جایئے جیو
عاشق جُلیاں وچہ نہال رہندے چھڈ کھیس تے پٹ دوشالڑے نی
پچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھا لڑے نی

ن نت تھیں نت سوا پائی ایس بُرے پریم دا سول سیو
تک نبض طبیب دسالدے نی سُہنڈھ کھنڈ تے پپلا مول سیو
کیہڑا بیلیاں ساڈیاں باہجہ پٹے انہاں بیلیا نداڈھ مول سیو

Marfat.com

لوں لوں میرے بس رچ رہی ڈنگ مار گئے ناگ کالڑے نی
پچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھا لڑنے

و والیاں باجھ کی والیاں جیو درداں والیاں نے ٹوماں لاہیاں نی
نک نتھ بلاک نہ ہتھ چھاپاں پنھ سٹیاں چوڑیاں باہیاں نی
گل ہنس حمیل تے نام سیو سوہنے یار باجھوں گل پھاہیاں نی
چھلّے لاہ سٹے کنیں پاوٹے توڑے موتیاں والڑے والڑے نی
پچھو جاء محمد ہیر کولوں جگ جان دا عشق سوکھا لڑے نی

ھ ہار سنگار اتار چھڈے بالا توڑ کے سیلیاں پالیاں
سوہنے سونے چھاپیاں والڑے جویا لوپاڑ کے کفنیاں لاء لیاں
جوگی واسطے جوگنی رنگ ہویاں سرتھماں کھاریاں چالیاں
جدوں روپ گوابے روپ ہویاں تدوں قول پیاریاں پالڑے نی
پچھو جاء محمد ہیر کولوں جگ جان دا عشق سوکھا لڑے نی

ل لال بناوت سی رنگ میرے ہکے کملی کملی وانگ ہوئی
ہکے ترنجناں دے وچہ سوہدی شاں جویں تاریاں دیوچہ چن سوہی
ہکے سنگ سہیلیاں ملدیاں سن ہکے بات نہ پچھدی آن کوئی
بادشاہاں دے پت کنگال کیتے اس عشق دے کم اوجالڑے نی
پچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جان دا عشق سوکھا لڑے نی

Marfat.com

الف(ء)آہ فراق دی پہاہ میرے ہنجوں آب کلجڑا ماس سیو
تڑکے بولیاں دے سنگِ تڑکدائی ڈوئی مار ملامتاں ساس سیو
سینہ پتلی بول ہوا ہڑاوہدی اوتوں جوش اوبال اساس سیو
آوے یار مہمان غریبنی دا اوس کان پلاؤ وبالڑے نی
پچھو جاء محمد ہیر کولوں جگ جان دا عشق سوکھا لڑے نی

ی یار نے نال بہال مینوں ایس جگ توں ہتھ تہو ہائیکے جیو
کھانا اپنے نال کھلایا سوچھی طرح دے نال رجائیکے جیوء
ہتھ تہو چلوٹیاں کر بیٹھے سچے رب دی حمد تہائیکے جیوء
ہن بخش پیالڑا آپ مینوں جیویں دوستاں تساں پیالڑے نی
پچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جان دا عشق سوکھا لڑے نی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

☆☆☆

Marfat.com

سی حرفی سسی پنوں

الف اول دے روزوں آہا روپ نیارا ہک اکارا
قطرہ وکھ ہو یا دریاؤں وجیا کر ککارا عشق دوتارا
کُن فَیَکُون کیتا سر آپے کر کرنا پکارا ساز مزارا
اسرافیلو تاں کر آیا بات عشق نیارا دل میں دہارا

ب بے سمجھ کی جانن سسی بلت عشق دی نیازی دل میں دھلدی
عشقوں دھرتی انبر سرجے لوح قلم سرکاری خلقت ساری
اَلست بربکم۔ قالو بلٰی لگی بزیت ہماری کھری پیاری
سسی لئی آ چا محمد عشق پنوں دی کھاری مشکل بھاری

ت تدتاں کیتاسی کس دنے تن در آ فرمایا روح نہ آیا
ناں ناں ناں بناں نغمہ کر کے اوڑک ڈیرا لایا بہ سکھ پایا
وَنفخت فیہ مِن رُوحی آپے جدا کرایا پیا روز وایا
ویکھ محمد سسی تائیں یار فراق سہایا فیر ملایا

ث ثابت کر دیکھ عشق نے کیتے کیڈ پیارے اپن اپارے
چا احد وچ میم ٹکایا موجودات سنوارے فرش کھلارے
لولاک لما خلقت الافلاک کیتے انبر تارے کان پیارے
سسی پنوں کان محمد کیتے باغ بہارے گھاٹ ہزارے

Marfat.com

ج جیوں تھل مرناں تیرا آئی موت نہ ٹالیں جالیں
سوت کھولت نہیں ہن جائز ہوت پیارا بھالیں تے جندگالیں
مُوتُو قبل اَن تموتُوا سسی نہیوں پنوں دا بھالیں قول سنبھالیں
تک محمد ہوت قبر وچ سینے لا سنوا لیں ناں اٹھالیں

ح حرام پنوں بن مینوں سکھ سو نون نتے کھاون زیور لاون
لیف تلایاں سی پھلاندی مائے کھار دکھاون مول نہ بھاون
اَجیعوا بَطونکم جان دلبر فرماون دوکھ سہاون
ثُمرِ ون اللہ اَحیا نا فِی الدُنیا ہوت سسی دے آون مکھ وکھاون

خ خلیوں خواب وچھوڑی سسی جاندے ہوت لدائیں یار چھپائیں
ایہہ تک جاندے نظر نہ آنون اوجڑی کوک سنائیں سنگ رلائیں
اَیَن اطلبک میں پنوں ڈھونڈاں کہڑیاں جائیں دس کے جائیں
کیچم دور محمد تھل وچہ مر کے جان گھمائیں پنوں پائیں

د دلوں چھڈ خودی تکبر ہو سونا بَن جستی وک کھاں ہستی
کھلے والیں مندے حالیں تھل وڑکھاں چھڈ لبستی بُت پرستی
اَنا عَنِد المُنکَرَتِ قُلوبھم دلبر کان شکستی ہو چھڈ مستی
پنوں تیرے کول محمد جاں ہوویں رُل خستی دیوے دستی

Marfat.com

ذ ذرا نہ ڈولیں سیئے لگانہوں نہ توڑیں تے ہتھ جوڑیں
غیر دلوں منہ کجی رکھیں مگر پنوں دے دوڑیں بوہتی لوڑیں
الم اَعۡهَدۡ الیکم کہندا غیراں دی گل موڑیں سنگ نہ پھوڑیں
پالیں قول اقرار محمد. پچھا مول نہ چھوڑیں کچم توڑیں

ر رتی عشق پنوں دا لیکے آپ وکائیں چھوڑ ہوائیں
دلبر بابجھوں کس کم تیرے خالی گھر سرائیں باغ بنائیں
لَن تَنَالُو الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡ سب کچھ گھول گھمائیں سر گھر تھائیں
چھوڑ بھنجور محمد ہوت تھلا. نوچہ پائیں تے گل لائیں

ز زاری کر یاری کارن نائیں توں بے گانی محرم جانی
پنوں تیرے کول وسیندا کیوں توں پھریں حیرانی مان جوانی
انا کون المکان و سرالانسان مکانی ہوگ نہ فانی
ہار سنگارا تاد محمد عشقوں پاگل گانی پھر مستانی

س سنگوں رکیوں سنگیں سیئے پنوں پریت لگائی نال صفائی
اپنے آپ تیرے گھر آیا دیندی رہی دہائی ہور لوکائی
نعم الطالب انا ونعم المطلوب الانسان تیری ایہہ وڈیائی آپ ودہائی
آکھ محمد ہوت سسی دا شالا چہ نہ لائی دے دکھائی

Marfat.com

ش شرابن ہوئی سی کوچ ہو یا اوہ ڈیرا پا اندھیرا
جاگ وہاگ تیر اور آوے ٹرکھاں وقت سویرا پندھ گھنیرا
قل اِن کُنتم تحبونَ اللہ پنوں عاشق تیرا کرسی پھیرا
ملسی ہوت محمد جاں کر ماریں تھلیں ویرا نال ہوسیرا

ص صلاح ایہوہن چنگی گھر چل ساتھ لیائی ہوتاں بھائی
وطنی یار پنوں دے آئے صدقے صدقے جائی خدمت چائی
فَاتَّبِعونی یُحبِبکُم اللہ کر لو باغ چگائی نال صفائی
آکھ محمد پنوں پیچھے سب دا دل پر چائی نہ ہٹکائی

ض ضروری نائیں اوتھے نہ نذرانہ تر دا عیب ہنر دا
نہ ہے سسی میں تھوں لیکھ امر دا کدا اُتر دا
یَفعل اللہ ما یَشاء یحکم قادر جو چاہے سو کر دا مالک ہر دا
آکھ محمد کی بھروسہ بے پروا ہی کرد ڈاہڈے وردا

ط طرف پنوں ٹرجا ساں راتو راتی بال چواتی
جان پچھان جھلیں موت آتش وانگ دیوید یبانی چپ چپاتی
لَا علمِ لِلانسانِ لَہُ بَعد المُوت حیاتی جائے پچھاتی
لوڑیں موت محمد اپنی آپ مریں کھا کاتی پاویں جھاتی

Marfat.com

ظ　ظالم عشق پنوں دے کیتا شہر بھنبور ویرانہ بے سمیاناں
راہ پنوں دے مرن شہادت وطن بدیس یگانہ کوڑ بہانہ
الدُنیا سجن المُومنین الیہ جگ بند یخانہ سنو جہاناں ایہہ
جدوں تھلا نوچہ مراں محمد پڑھداں لکھ شکرانہ نفل دوگانہ

ع　عذاب وچھوڑے نالوں موت بھلی لکھ واراں پئی پکاراں
اوڈدی کونج پئی وچ پنجرے کر دی یاد اڈاراں مرے آزاراں
المُوت جسر لوصل الحبیب موت ملاوے یاراں تے غمخواراں
ایہہ پل لنگھے باہمہ محمد پونچن کد بازاراں صحبت یاراں

غ　غریب نمانی ہو کے گلی پنوں ڈی بوہ کھاں تختوں ڈھوہ کھاں
جو کچھ ہوت سہاوے سیے بسم اللہ کر سہو کھاں نہ تر وہ کھاں
وافوض بِامری الا اللہ. دلوں زبانوں کہو کھاں ہٹ نہ رہو وہ کھاں
مردے وانگ محمد ہو کے وس ملاں دے پو کھاں تختوں لہو کھاں

ف　فال مبارک پیندی جس پکا نہیوں لایا دلبر پایا
پنوں پنوں کر کے روکھاں کر کر عشق سوایا جانی آیا
مَن اجی فَاَجبہ تک کھاں مہریں آیا تاں فرمایا
یاراں دا اوہ یار محمد راضی ہو نایا پھیر رُسایا

Marfat.com

ق قہر کما کے ہو تو کیچ پنوں جا لے سوفیر نہ آسو
میں تے رل مرساں پر پنوں تسیں بھی نہ ہنڈا سو گھریں وساسو
مَن عَمِلَ صالحًا فلنفسہٖ وَمن سا فعلیھا کیتا اپنا پاسو تے پچھتا سو
جے قبر وچ ملے محمد کیتھوں سنہ لگا سو ہوت چھپا سو

ل لکھ کو چجیں بھریاں تاں ہن میں بھتی ڈریاں شوہ گھر تریاں
پچاں اوتے مان جنہاں سی انہاں کھیڈاں ہریاں شرطاں بھریاں
اَنا قریبٌ اِلَی العاصی بُعد ما فرغ سنیاں گلاں کھریاں تے دل دھریاں
محمد رحمت اوتے اساں سکیاں شاخاں دھریاں ہویاں ہریاں

م محبت دا مدھ سپیئے بھر کے پیو پیالے پنوں والے
پاک بنو تاں لگے پلیتی کھا حرام نوالے ہو سکھالے
اِنّ فِی الخمرِ معنے یارو کرے شراب اجالے میلے کالے
میخانے وچ بیٹھ محمد تک ساقی دے چالے کرے سنبھالے

ن نونوں رکھ حرص ہوائیں نال گھراں تدھ کہی لاکھاں لہی
حرص ہوائیں جان بلائیں ساڑ گمائیں دیہی چنے جہی
لَا یومنِ احدُکم حتیٰ ایکون ھواہٗ تبعًا لِما جئتُ بہ سنیاں اہی
بکو حرص پنوں دی سسی جے رب ولوں ڈہی تاں صبر کر یہی

Marfat.com

و واہ واہ ہک حرص پنوں دی سچا رنجیوں لگاندا نہ شرماندا
آپو شاہ شاہا ندا جے کوئی منگتا اتول جاندا کول بہاندا
مَن تَقَرَّبَ اِلَیَّ یدا تقربتُ بت الیہ ذرعاً پریت پکاندا یاز دلاندا
بھنی بھنی جا محمد اوہ تک سدا کر اندا ہوت تھلاندا

ہ ہارین اقرار نہ سیئے ہارن گم گنواراں تے کوڑیاراں
لا پریت نہ نیت وٹائیں جاں کیچ لیھے سرداراں لیں بہاراں
اُوفوا بِالْعَہدِ کَانَ مسئولاً یار لئے پرساراں پرت مہاراں
وَ اُوفُو بِعَہدِی اُوفِ بِعَہدِکُم پال دسیں تکراواں توڑ سنگاراں

لا لاموں لائق ذا را سانوں متیں دیون آ وتے سمجھاوَ
جے میں اونگہار کوچیاں چھوڑ تتی نہ جاوَ سنگ کماوَ
اَتَامُرُوْنَ النَّاسَ بِالبِرِّ وَ تَنسَوْ اَنفُسَکُم اپنی بھلی نیا ہو آپ سہاوَ
اپنے گھر دی چھوڑ محمد دوجے ہتھ نہ پاہو تے گل لاہو

الف الغوں آس فضل دی نائیں علم عمل اتے عقل دی
لکھ گناہ اک لکھ برابر بار کرم جد ہلدی اسدے ول دی
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم اوٹ مینوں اس گل دی نائیں جلدی
مہریں آوے جدوں میں تکوسی تھلدی ہوتاں رل دی

Marfat.com

ی یرانا ناہیں چنگا بھیت نہ سنے بیگانہ وچہ جہاناں
شاہ منصوراک رمز سنالی بھر یوں کی جرمانہ ہو یگاناں
الانسان سری وانا سرہٗ ہوندا بھیت چھپاناں مطلب پانان
کاہنوں بہتا شور محمد چپ رہے سودلناں جل پرواناں

☆☆☆

Marfat.com

سی حرفی درفراق سید باقر علی شاہ صاحبؒ

الف آ جانی پھیر پا کدی انگ لا سانوں درداں والیاں نوں
تینوں سکدے سکدے جان چلی آپے مارنائیں ہتھیں پالیاں نوں
کالی رات وچھوڑے دی جالنی ہاں کر یاد تیرے کیساں کالیاں نوں
ہنجوں موتیاں وانگ محمدے دے نت جان اینویں پھائی والیاں نوں

ب بس جانی میں توں رُس نائیں دوروں شاہ مناونے آئیاں میں
گل پلڑا تے منہ گھاہ ہے جی ساتھی پیر دا نام لیائیاں میں
اوگنہار کو پچھڑی وچ نائیں تیرے کرم دی آس ہے سائیاں میں
توڑے بدہاں دوستار دنائیں گولی تیری ہاں نہیں پرائیاں میں

ت تک کے صورتاں خوب میاں پائل پاناہیں وانگ مور دے جی
تیرا ہسناں کھیڈناں زور لانا سبھو کم شیطان دے شور دے جی
سیر ہوئیکے پاء کھا لیئے لسے بن رہئے ہوندے زور دے جی
کیجئے خرچ محمد اراہ دا جی جیہڑا کم آوے وچ گور دے جی

Marfat.com

ث ثابتی نال یقین دے جی پلا یار دا پکڑ یا لوڑ یئے جی
سر جھل کے بھار ملامتاں دے پچھا یار دا مول نہ چھوڑ یئے جی
جیکر تیر آون اکھیں سامنے جی مکھ یار ولوں نائیں موڑ یئے جی
توڑے یار محمد اماس کھاوے توڑنے رت پیوے نائیں ہوڑ یئے جی

ج جیو نا صدا نہ جونائیں اوڑک پیوناں موت پیا لڑا وے
جانی مان جوانی دا نہ کریئے فانی ہون ہمیش دا چالڑا وے
جھیڑا چاہ کرے جھک راہ ملیئے ایہو راہ پیاریاں والڑا وے
گل لا محمدا آ کدی پھیرا پاء کھاں رکھ سنبھا لڑا وے

ح حرص تیری وچ جان تیری کدی پا پھیری جنداوڈ یکدی ہے
ساڈے دل آویں کدی گل لاویں سک رل کے بہن نزیک دی ہے
بن یار تے دس دیدار مہینوں تینوں قسم اس لاشریک دی ہے
تیرے کان محمد انشر ہویاں ہوئی خبر لوکاں لگی لیک دی ہے

خ خواب خیال سنبھال دنیا سدا نال نہ چلسی روپ تیرا
ویلا جا وسی ہتھ نہ آوسی آ کوئی پاوسی نہ تیرے دل پھیرا
ہے اج ویلا کریں آن میلا بنیں خاص ویلا محرم یار میرا
چھب مل محمدا ٹہل کہی سخی پیرا شاہ پیر دا لوڑ ڈیرا

Marfat.com

د درد پیارے دے گرد کیتا رنگ رنگ زرد ہو یا تن رت نائیں
تاب عشق دی مار بیتاب کیتا تن تراں نائیں جیسے ست نائیں
دن رات پھراں ماہی یار پچھے لوک آکھدے جھلے نوں مت نائیں
ماہی موڑ نہ مول محمد نے نوں اس دنیا تے آوناں وت نائیں

ذ ذکر پیاریاں دوستاں دا وچ جی تے جان دے رس رہیا
شوق یار دے پاک دیدار دا جی نت سجرا ہوئے نہ مول بہیا
اسیں مر رہے سوہنے یار پچھے نہیں پچھدا حال بے درد کہیا
نہیں دوس محمد ادوستاں تے انہاں سوہنیاں دی سدا چال ایہا

ر رنگ جہاں دے بہت ڈٹھے بھلا رنگ ہے جوگ نمانیاں دا
نت پھرن غریب اوداس شوہدے کوئی شوق نہ تھاں ٹھکانیاں دا
کنیں منددراں انگ بھبوت لگے بھکھیا منگدے آٹیاں دانیاں دا
بھکھ ننگ محمد اجھل طعنے طمع رکھدے نہوں پرانیاں دا

ز زور نائیں جانی نال تیرے کدی من سوال تے واسطہ ای
متے لوک سنے اچی کوک میری دھرکن سوال تے واسطہ ای
کہیا ظن پایا میرے دوتیاں نیں چھڈ ظن سوال تے واسطہ ای
گجی سانگ محمد اپھٹ گئی پھٹ بنھ سوال تے واسطہ ای

Marfat.com

س سوہنے سا بلھڑے زور والے غنی تخت نشین بھی خاک رلے
مائی باپ نالے بھیناں بھائی سالے پت نارنالے چھڈ ساک چلے
جیہڑے عشق سہاگ دی ماندے سن جاندے وار اوہ بھی غمناک چلے
ایتھے یاد محمد اشاد اوتھے جیہڑے غیر دی جب تھیں پاک چلے

ش شرم رکھیں اکھیں لائندا جی کدی فیر آویں میریا مائیا وے
تیرے سنگ ملنگنی ہور ہساں کھڑیں نال توں سوہنیا رائیا وے
کاہنوں لا پریت توں میت کیتا جیکر نیت بنھا ہن دی نا ئیا وے
کدے گھل محمد اگل کوئی کیہی حرص ساڈی دلوں لائیا وے

ص صبر دیویں خبر کر کے جی اج مشکلاں سبھ آسان ہویاں
سب غم اندیشڑے ختم ہوئے عرضاں تیریاں سبھ پروان ہویاں
مینہ رحمتاں داو دٹھا باغ تیرے شاخاں سک گیاں سوا تہان ہویاں
ہس رس محمد اوس ایتھے جائیں تیریاں اِس مکان ہویاں

ض ضرب پیاریاں دوستاں دی اساں جھل لئی وچ سینیاندے
سوہنے یار دا اک دیار تک کے پھڑی نوکری باجھ مہینیاندے
اوہدے نام دا حرف میں لکھ لیتا پکے نقش جیون وچ نیگنیاندے
شاہاں نال محمد اینوں لایا اساں ہوئیکے پت کمینیاندے

Marfat.com

ط طور زمانیدا ہور ہویا یاراں یاریاں چا وساریاں نی
جیہڑے گھڑی نہ وسدے باجھ ساڈے اونہاں مدتاں دور گذاریاں نی
جیہڑے یار آہے اوہ بیزار ہوئے کہیاں دور ہویاں دلداریاں نی
مڑ آ محمدا واریاں میں تساں جتیاں تے اساں ہاریاں نی

ظ ظالماں نین کٹاریاں جی کیتا وچ کلیجے دے چیر جانی
تیرا نک بے شک ہے وانگ خنجر کوہندا ترت نہ لاوندا دھیر جانی
اکھ مار کے تھاں تے رکھیائی جیویں سخت کمان دا تیر جانی
صورت ویکھ محمدا سوہنیاں دی بچے شاہاں دے ہون فقیر جانی

ع عرض میری سوہنے یار اگے سن بتی نوں دھڑکن میاں
تیرے سول تھیں سول آرام نائیں دیندا صوادنا ئیں پانی ان میاں
اندر وار میرا سجی ہار ہویا باہر دسدا ہے کھلا تن میاں
مڑ آ محمدا ترس نائیں پنجتن دا واسطہ من میاں

غ غم کھاناں میرا کم ہویا ہور ہسناں کھیڈناں تم مائی
اساں بیوں لایا سنگ راہیا ندے چلے لدہ ہویا برا کم مائی
میں جرم تے کرم تری ساں دکھاں کان مینوں نج جم مائی
سوہناں یار محمدا لد گیا ہن کون ونڈا وی غم مائی

Marfat.com

ف فرق نائیں جانی جان کولوں تیرے وال اُتوں سروار یاوے
ماپے بہن بھائی سٹے تدھ پچھے گھر بار تمام وساریاں وے
ہتھ پکڑ رومال کنگال بنے سب ننگ ناموس اتار یاوے
دتا دل میں رکھ بے دل نائیں جھب مل محمد نوں پیارے یاوے

ق قہر پوے لنہاں دوتیاں نوں جیہڑے یار تھیں یار وچھوڑ دے نے
نالو نال پھرن ساڈی بھال اندر اٹھے پہر خیال نہ چھوڑ دے نے
تیرے سنگ میرا دل تنگ کیتا عاشق یار کلڑا لوڑ دے نے
نیناں نال محمدا نین رلے مٹھیں دین والے اینویں ہوڑ دے نے

ک کی کراں وچھ وچ جراں گھلاں کس دے ہتھ پیغام سارے
کراں بھیت ظاہر ہنواں نشر باہر اسیں شرم حیا تے نام مارے
کئی روز ہوے وچ سوز تیرے نین نیند نائیں گناں شام تارے
کیونکر محمدا دور ایتھوں ڈھونڈاں باغ ہزار مقام دارے

ل لگ گئی سینے ساہنگ میتوں ہیرے وانگ ڈنگی کالے ناگ مائی
کون بس ناٹے ماہی باجھ میری گئی کئی طبیباں نوں جھاگ مائی
رگاں تار تے بدن ہے سارگی جی گاوے جان وارگ دے راگ مائی
کھلے وال محمدا حال مندا ملے یار تاں بھاگ سہاگ مائی

Marfat.com

م مہرے پاوے رب دوستاں نوں جیہڑے سٹ سانوں ہن نس گئے
سُکھ رول ساڈے دلوں کھس کے جی غم کھاونے دا راہ دس گئے
ٹرجان دی خبر نہ دیتو نے ہس دس کے جیوڑا کھس گئے
شالا یار محمدا فیر آون جیہڑے کول ساڈے اگے وس گئے

ن نت تکاں جانی راہ تیرا اکھیں پک گیاں اکھیں پک گیاں
دن رات اوڈیکدی سوہنیاں وے کھلی تھک پیاں کھلی تھک پیاں
خوشی خواب اندر نائیں نظر آوے غموں اک پیاں غموں اک پیاں
رہی اک محمدا میں تتی سیاں تک گیاں سیاں تک گیاں

و وس ایتھے جانی نس نائیں تیری چال سوہنی اتوں گھولیاں میں
ساک سنگ نائیں راگ رنگ نائیں دل تنگ ہویا بھتی ڈولیاں میں
ٹرٹنا لک فراق تھیں تنگ آئیاں اک پک کے سجناں بولیاں میں
سٹ مار محمد اہٹ نائیں جانی مڈھ قدیم وی گولیاں میں

ہ ہار سنگار اتار چھڈے سوہنے یار باجھوں لٹاں گل پیاں
سٹی پاڑ پوشاک تے خاک لائی سنگ خفیاں دے ہن رل پیاں
دس کی ہویا تینوں کملیئے نی سیاں چھڈیاں آئیکے گل پیاں
رہی میں اکلڑی ہو رسیاں کنتاں نال محمد اجل پیاں

Marfat.com

لا لافراق دا روگ سانوں جانی دور چلے جانی دور چلے
ست مار کے پھٹ نمانیاں نوں کر چور چلے کر چور چلے
پیا جگ ہنیرڑا بھاہ ساڈے اکھیں نور چلے اکھیں نور چلے
ستی سنگ نہ مول میں انگ لایا لہنویں لوڑ چلے لہنویں لوڑ چلے

الف آہ ماراں تیری چاہ کولوں دسیں شاہ میرے کدوں آوناں ای
لکھ جھڑک دیویں ہوساں وکھ نائیں نیوں رکھناں نہیں گوانواں ای
تیری سک مینوں نت بجری ہے چیتا سجناں پھک نہ پاوناں ای
نہیں زور محمدا ہور ناں دا رٹھا یار میں آپ مناوناں ای

ی یاد کرو دلشاد ہوئے جانی عاد قدیم دی گولیاں میں
تساں صورتاں والیاں پکڑ لیاں ہکو رہ گئی آلی بھولیاں میں
کئی روز ہوئے نہیں یار میرے لئی ساڑ نائیں بھتی ڈولیاں میں
نبیؐ نام محمدؐ دا واسطہ ای میراں پہنچ کھاں دوتیاں رولیاں میں

☆☆☆

Marfat.com

سی حرفی راجہ فتح شیر خان صاحب سکنہ گس گُمرہ تحصیل وضلع ہری پوری

الف اج پیارے نے کوچ کیتا چت چائیکے سفر تیار ہویا
اک رنگ سہاگ تے سنگ چھڈے گھوڑا موت دا پھڑ سوار ہویا
چھڈے راج تے کاج تے ساج سارے جاندی وار مسافراں بار ہویا
بجھی جوت محمدا دوستا نڈی چارے طرف ہنیر غبار ہویا

ب بال مثال جمال والی کیہا حسن کمال سوال گیوں
ہس رس کے کھلکے وس ساڈا جھلق وکھکے ہٹ خیال گیوں
ہائے سوہنیاں باکیا جاندوا اوتیں ملک تے یا کنگ کمال گیوں
محمد ساعتاں گندیاں روز آیا مت آئیاں روزیاں نال گیوں

ت تدھ جیہے سوہنے گھٹ ہوسن ایسے لعل نہ کدھسی کھان کوئی
ایسے پت نہ جمسن رانیاں او ایسے سنگ نہ پاوسی ہان کوئی
اساں ہسدا کھیڈ دا ٹور یا سیں کیہا وگ گیا کھجایان کوئی
ترکش تیغ محمدا موت دی جی ایسے تیر نہ لا وسی سان کوئی

Marfat.com

ث ثالثی مول نہ رہی ساڈی میرے جانیاں میں قربانیاں او
فتح شیر خاناں وگیا کی باناں گیوں لدتوں چھوڑ جوانیاں او
روؔوے جگ سارا چلدا نہیں چارا ہویاں رانیاں لٹ نمانیاں او
گیوں چھوڑ وچھوڑ محمدے نوں میرے سوہنے یار گمانیاں او

ج جاندیاں بھیت نہ دس گیوں جادو والیا مست دیوانیاں او
تیریاں پمناں تیز کمان بھوان بھٹ نگر نیناں مستانیاں او
کدے رجکے مکھ نہ دیتوی رہیو ٹھگدا نال بہانیاں او
کدوں فیر محمدے نال ملسیں فتح شیر خاناں مردانیاں او

ح حسن دی اج بہار آہی سروقد گلاب دا پھل سین توں
آساں رکھدیاں تے باساں لیندیاں جی بلبلاں نوں لدھا گل سیں توں
ڈور بھور ہوئے رہے اسیں شوہدے غیراں وچ رلکے گیا بھل سیں توں
ندی غم دی وچ محمدے نوں فتح شیر لدھا شاں پل سیں توں

خ خیر ہوندی جانی لد جاندا اسیں رکھدے وچ کلاوباں دے
اوہ لوک چنگے جنہاں رج ڈٹھوں ہائے اسیں ہوندے سنگ پاریاندے
اس دوہ نے چھوہ دی ست کیتی کھاہدے پھٹ میں وچ بھلا دیاندے
رہیا و داغ دا برم محمدے نوں شیرا جند جاسی وچ ہاویاندے

Marfat.com

د دوتیاں نے تینوں وکھ کیتا کوئی روز میں تھیں چت چائیا ای
دوہد دند یا ندی ساڈی لگڑی جی فرق ظالماں نے وچ پائیا ای
دین دار رہے آخر تیک اوہو اساں کہیا جو اب سہایا ای
فتح شیر محمدا لد گیا ہائے ہائے کاہنوں تیوں لائیا ای

ذ ذرا نہ چھڈی آ عیش ساڈی تدھے نال گئے سکھ چین میرے
ہک تدھ پیچھے پیارے لگدے سن سارے کس دے ساک تے سین تیرے
دل آکھدا کھا کٹار رہئے جدوں یاد پیندے خونی نین تیرے
ہارے کرم محمدا برم رہیا اسیں آئے نہ دکھڑے لین تیرے

ر رنگلا قد بے حد جیویں کالے وال پھنے کستوریاں دے
نک دھار تلوار دے ہار ترکھا جیڑا پھٹ دا سی چت جوریاندے
متھا چوہدویں دا چن چمکدا جی جیویں منہ ملائکاں نور یاندے
سوہنے ملک دی وکیھ محمدا اوگو لے شیر دے بانجھ مزدور یاندے

ز زہر ہو یا جگ جیوناں جی جنہاں نال پیار سی چل گئے
جگ سوہنیاں بانجھ ویران دسے باغ رونقاندے جل بل گئے
سینے لائیکے سانگ فراق والی ساتھی جگر کلیجوا سل گئے
پئی جھیر محمدا محل دلدے فتح شیر ہوریں خاکو رل گئے

Marfat.com

س سوہناں روپ شہزاد ڑاجی جھیڑا سچڑی سیج وچھاوندا سی
چنبے پھل گلاب رویل باجھوں اس سیج تے سکھ نہ پاوندا اسی
نت نویں تھیں نویں پوشاک سچی والیں عطرفلیل ملاوند اسی
اج خاک محمدا بستر ای فتح شیرا اینویں رب بھاوند ای

ش شکل تے شان شہزاد دیاندے خوئیں کس غیرپیاں دسیاں نی
اس آن دا کون جوان جتھے ہاراں فقر دی مہر تھیں دسیاں نی
فتح شیر دلیر دے وقت اندر شینہ چھڈ گئے جاڑتے کسیاں نی
تقدیر محمدا امیر کیتی پیاں رہیاں دولتاں کسیاں نی

ص صاف چیرا گلنار جیسا لالہ رنگ گلاب دی آن والا
نرگس نین جادو بھرے مٹ دوئے جنہا نوچ نشہ انسان والا
مکھ کلی گلاب دی مس سبزہ خوش انبرین خط ایران والا
فتح شیر محمدا صاف شیشہ وچ چمکدا سی دار و جان والا

ض ضرب ڈاہڈی اس موت دی جی جس اجڑے کوٹ ویران کیتے
لڑیوں تروڑ موتی وِچ خاک سٹے شاخوں تروڑ کے پھل حیران کیتے
جوڑوں تروڑ کے فردنوں شاہ دتے رکھے داء سارے بند دیوان کیتے
جان یار وچھوڑ محمدا او فانی موت نے شیر جوان کیتے

Marfat.com

ط
طرف تیری اج کون جاوے لیاوے خبر کوئی دُکھ سُکھ دی جی
نہیں خط رقعہ پتہ کچھ اُکا نہیں گل کوئی تیرے مُکھ دی جی
ہووے کون طبیت جے آن میلے کاری کرے غریب دے دکھ دی جی
شیرا کون فقیر نوں پچھدا ای گل یار دے ملن دی بھکھ دی جی

ظ
ظلم کیتا اساں آپ تے جی جانی کول ہوندے نہیں انگ لایا
اساں سر منہ بھار اتار پچھے ہتھوں لعل کھڑا ئیکے قدر پایا
مکی چوگ جدوں انہا موتیا ندی ایس دیس توں ہنساں چت چایا
گیا شیر محمدا تروڑ سنگل پھر پھاہیاں نال نہ ہتھ آیا

ع
عاجزی کر دیاں عمر گذری جُھلے دکھ جاں سکھ دی وار آئی
دکھیں پالڑے رُکھ نوں پٹ گئی کیسی آندھڑی گھت غبار آئی
چڑھی پینگھ اولاریوں ٹٹ گئی تتی نج جُھی سر بھار آئی
لگی سانگ محمدا شیر والی سل آندراں پیٹ تھیں پار آئی

غ
غم نویں دم دم اندر ہور کم تمام بُھلا گیوں
کوئی خواب زلیخا دی دس سانوں پھر سوہنیاں مکھ چھپا گیوں
اینوں خوشی دے محل اوسار کے جی جاندی وار موا تڑالا گیوں
فتح شیر کدوں مڑ آونا ای نہیں آس امید لگا گیوں

Marfat.com

ف فال دساں کھاں راولا وے کیہڑے دیس گیا سوہناں لا میرا
کس گھر دا جا چراغ بنیا کیہڑے برج ہے چن کمال میرا
کیہڑی ندی دے سپ داہو موتی کیہڑے باغ ہے نونہال میرا
کیہڑے سنگ محمدا شیر رلیا جیہاں وچ بھلا اوہنوں حال میرا

ق قول آہا تیرے نال ایہا جوگی پتری کھول دسال دا ای
تیرا لال شہزوڑا گیا اتھے جھیڑا شہر دور اوڑا کال دا ای
گھر قبر دے جا چراغ بنیا برج گوردا چن نوں گال دا ای
بوٹا باغ فنا دے ونج لگا روحاں وچ محمدا جال دا ای

ک کنت چلے جیہاں رانیاں دے انہاں تتیاں ندے سر سجیاں نی
جھڑی متھیوں دھڑی سندھور والی موتی چور ہوئے نتھاں بھجیاں نی
سوہے شوخ نہ میلوے ہون والے کالے پہن سہاگ تھیں تجیاں نی
تختوں ڈگ محمدا وخت پئے سبھو ڈھہ زمین تے وجیاں نی

ل لانیوں نہیں سند گیوں دس دیس کیہڑے ڈیرا لانوناں ای
سنج رنگ محل دیوان خانے باغ داغ ہوئے تھوہاں کھانوناں ای
شکے سر جیہاں مرغائیاں دے انہاں روندیاں ہی مرجانوناں ای
فتح شیر محمدا دیر لائی شاید فیر نہیں مڑ آوناں ای

Marfat.com

م منع کرے کیہڑا جاندیاں نوں پردیسیاں چت اوداس کیتے
تیری بانہہ حوالڑے ربدے جی و داغ سجناں مارا وساں کیتے
سب ہسیا کھیڈ یا بخش جائیں کوئی روز اکٹھیاں واس کیتے
ملے شیر محمدا پھیر تاہیں جدوں رب تے طالع راس کیتے

ن نیوں لگائیکے راہیا ندا سنے چاہر دتا بیرا آپناں جی
لینہا راولاں کوچ با دتا ونج دور کیتا ڈیرا آپناں جی
کدی فیر بھی مکھ وکھاویں گا بھیت دس جائیں شیرا آپناں جی
کہندا شیر محمدا کون ملے کجھ وس ناہیں میرا آپناں جی

و وداع کرو پردیسیاں نوں عجائی رزق مہارے تے لد چلے
تسیں سکھ وسو گھراں والیو جی سانوں پئے وچھوڑے جاں دل رلے
رل بیٹھنے دی گھڑی یاد کر کے کدے کرم کرو شالا ہون بھلے
میلے فیر محمدا رب سانوں لگے درد فراق دے تیر جھلے

ہس کے تے دل کھس کے جی مکھ دس لو جاندیوار سانوں
سانوں سک تساڈی نت رہسی تسیں بھوؤ نہ منوں وسار سانوں
کل کول پیاریاں دسدے ساں لے چلیاں قسمتاں پار سانوں
نہیں سدا محمدا جیوناں جی اُتھے چل کے ہووے دیدار سانوں

Marfat.com

لا　لائی سی سکھ صواد کارن کوئی روز پیاریاں کول رہساں
منہ رجکے ویکھساں سوہنیاندا گلاں میٹھاں سجناں نال کہساں
لاون سار وچھوڑیا رب سانوں دتا اسدا صبر دے نال سہساں
یاراں باہجھ محمد اٹھ جیون قسمت ہوئی تاں ونج روار ڈھساں

الف　آئیکے سجنو مل لوؤ رسل بہن والی گھڑی ہور ہوئی
کل ہسدے ہسدے آن لتھے اج روندیاں ٹور ہوئی
سکھ دے کے دکھ سہیڑ چلے نیوں لاء وچھوڑناں گور ہوئی
اج کون محمدا موڑ رکھے ساڈی ڈاہڈیاں دے ہتھ ڈور ہوئی

ی　یار میرے جدوں کوچ کیتا باراں سے چوراسیاں سن سی جی
دن وار شنبہ وقت چھاہ ویلا ادھا گیا وفات دا چن سی جی
ساون ماہ دا ستواں دن آہا وچ ملک دے بیج دا ان سی جی
اوہ بیج محمدا خاک رلیا بوٹا ہون والا اوہدا دِن سی جی

☆☆☆

Marfat.com

سی حرفی ملک محمد صاحب ٹھیکہ دار جہلم تحصیل و ضلع خاص

الف اُٹھ او داں ہاں میں راول کہڑے۔ ہاں سیو گھر بار میرا
گل ٹل وجے نت کوچ والا پیا ہو وندا بھار تیار میرا
کل آلتھے بھلکے چل جاناں نہیں رہن دے نال قرار میرا
پھڑے ملک مہار محمد اجاں اوس منزلے پہنچسی بھار میرا

ب باغ بازار ہزار عیشاں سنگ یار دے نے ہسدیاں وسدیاں نوں
بھبور بہشت دے طور اندر کہیئے چور پے سکھ وسدیاں نوں
پیا نال پیالڑے پیندیاں جی پیارون فراق دا ہسدیاں نوں
اج کون محمدا موڑ رکھے۔ملکاں ملکاں اوٹھ پلانیاں کسدیاں نوں

ت ترت پیاریاں و داع منگی بیٹھے وصل اندر کہیے ٹھیک ساں جی
آئی موت فراق سی نام جیندا جے جان دیوانگ نزدیک ساں جی
اج اس باجھوں ککھ نال رلساں توڑے لکھ تھیں کل ودھیک ساں جی
موڑیں جھٹ مہارنوں فیر ملکا کھلی راہ تے نت اوڈیک ساں جی

Marfat.com

ث ثابت رکھ کے صدق دی جی جتھے جان نوں یار توں وار آنویں
اتھے غیر خیال دا تھاں ناہیں سودا روک دا روپ سنوار آنویں
کسے ہور پریت دی نیت پچھے ساڈی ریت نہ منوں وسار آنویں
اج حال محمدا ویکھ میرا وہلا مک جی موڑ مہار آنویں

ج جاندی ہے رات سہاگ والی بھلکے کی جاناں کیہڑا رنگ ہوسی
مینوں تدھ جیہے سوہنے گھٹ ہوسن تساں بھلا بھلیرڑا سنگ ہوسی
کوئی گل کرو جیہڑی یاد کریئے جدون تساں باجھوں دل تنگ ہوسی
میلے فیر محمدا قسمتا ندے کتھے شمع تے کتھے پتنگ ہوسی

ح حسن دے تیر دی کانگ اندر بیڑا عقل دا بوڑ دی وتدی ساں
سوہنے لال دے عشق کمال اندر وٹ تروڑی دی وتدی ساں
دساں پچھدی پاہندیاں راہیاں تھیں ہتھ منتیں جوڑ دی وتدی ساں
لدھا یار محمدا وچ خانے جینوں جنگلیں لوڑ دی وتدی سان

خ خواب خیال مثال سیو سوہناں لال جمال دسال گیا
گج وج کے کج کو پچ میرے لج لائیاں دی آپے پال گیا
آپے آکے گھر سہا کے جی ٹھنڈ پائیکے پھرا وبال گیا
ہیر ہار محمدا ہار ترلے ماہی باجھ ہی ٹو سیال گیا

Marfat.com

د دوستی دی ایہو رسم ہوندی جھڑکاں سہن تے کہن بن ہوئی ڈھوئی
جنہاں یار دے عیب گناہ لوڑے یاری انہاندی کد ثبوت ہوئی
جتھے سردتا اتھے عذر کہیا توڑے اوچ ہوئے توڑے نیچ کوئی
وکی رخت محمدا موڑنیئے ناں ملے ملک جو ہوگ نصیب ہوئی

ذ ذوق مینوں تیری دوستی دا سُن جان میری ایو جان میری
یاقوت لباں وچ قوت جانی اینویں زندگی نہ آسان میری
تاڑ تاڑ تڑفدی تاڑ نبض وچ تار دے خبر پچھانڑا میری
ہوویں ملک تاں پلک نہ رہیں غافل اج بھلک سیئں گجی تانْ میری

ر روپ دے دید دی عید تینوں عرضاں نام تاکید گذارنی ہاں
باجھوں رام آرام حرام ہویا صبح شام میں شام پکارنی ہاں
یاری باجھ نکاری ہے عمر ساری واری جان نہ منوں وسارنی ہاں
ملے یار محمدا بھار لتھے پئی وارسنوار وچارنی ہاں

ز زور ناہیں تقدیر اگے تدبیر ناہیں کوئی اڑکدی اے
کل بجھاندے سنگ کھیڈ دے ساں اج سانگ فراق دی رڑکدی اے
جانی وچ جانی کاتی لا کیتا پانی باجھ مچھی جیویں پھڑکدی اے
جدوں ملک محمدا لدے گئے سنجے ویکھ ڈیرے اگ بھڑکدی اے

Marfat.com

س　سجرے گھاہ پیاریاں دے اسان رونوندا چھوڑیا کل سیو
ایک ہجر تے دوسرا سفر سانوں پیندا یاد جانی پل پل سیو
نالے فکر ہے دور زمانیاندا جاوے قول ولوں ناہیں ہل سیو
رہے چھک محمدا ملک تائیں ہوئے فضل تاں ملاں گے چل سیو

ش　شوق سی سوہنیاں صورتاں دا اے پر سیرتاں والڑے یار کتھے
قدر روپ دا فقر پچھان دے نے اے پر فقر سندا خیریدار کتھے
سردے تاں ستر دی لئے لذت کھرے روپ دا اج بیوپار کتھے
رب میلیا ملک محمدے نوں لے چلسی ہوگ قطار جتھے

ص　صاف چہرا گلنار جیسا خونی نین نے مست خمار والے
سوہنا قد صفائی دی حد ناہیں شرماوندے باغ بہار والے
مولا فضل کیتا پھلا فصل میرا پائے وصل جاں اصل نگار والے
وچ غار غبار محمدے نوں رب میلے نے ملک مہار والے

ض　ضابق جھل کے ماء پیاندی نالے تہمتاں جگت خواریاں جی
داماں باجھ ہوئی گولی دوستاندی کیویں پال ویکھائیے یاریاں جی
لیلے یار دے سنگ قدم چمیئے مجنوں والیاں سکھیئے داریاں جی
دیوے ملک محمدا جھلک ناہیں وارے جاویئے کتنیاں واریاں جی

Marfat.com

ط طور زمانیدا ہور ہویا سجن چور بنائیکے نسدے نی
جیہڑے وسدے گھڑی نہ وسدے من ہن کس دے ہوئیکے وسدے نی
وفادار کتھے تیرے پیار والے دوتی تاڑیاں مار کے ہسدے نی
دتی طالعاں ہار محمدا وسوہنے یار بھی مکھ نہ دسدے نی

ظ ظلم کیتا انہاں سجناں نے اول لائیکے مٹھیاں یاریاں نی
وچ ننگ ناموس دے بھنگ پائی گلاں دوتیاں وچ کھلاریاں نی
اسیں کس رہے تاں اوہ رس رہے کیہاں دور ہویاں وفاداریاں نی
محمد روز آوے نیکاں طالعاں دا ہون معاف تاں سختیاں ساریاں نی

ع عرض سنیں من موہنیاں دے کدے سوہنیاں کہ دکھا جائیں
جھیڑے ہوونی سی اوہ تے ہوگئی اس ہوئی نوں خوب سہا جائیں
رکھیں فکر امانتاں ساڈیاں دا ضامن ڈاہڈ ڈیدا بھوکھا جائیں
سی ملک پریت محمدے دی ہن کمک جی چت نہ چا جائیں

ف فال دسال کھاں راولاوے میرا لال سوہنا کدوں آنوندا ای
جانی نال جوانی میں نہ مانی ہائی آنوندا گھر گھسا نوندا ای
پلک پلک دیوے اوہدی خلق تہمت نہیں ملک میرا مل پانوندا ای
محمد شاہ بغداد دا داد دیسی ہوشار در اول فرمانوندا ای

Marfat.com

ق قول پالیں ناہیں بول گالیں رکھیں تول نہ پویں خطا اندر
کوئی لکھ آکھے ہونویں وکھ ناہیں اکھ رکھ پکی کسے جا اندر
ملکا سود چاہیں اس سودیوں جی جھیڑا آپ کیتوں دریا اندر
بن خاص خواص محمدا او اخلاص موتی رمزاں پا اندر

ک کل آئے اج لد گئے سیو سوہنے ملک قطار والے
ساڈے سکھ دے رُکھ اجاڑ کے جی اِک چھڈ گئے بوٹے خار والے
جاندا صبر قرار آزار کولوں خالی بسترے ویکھ کے یار والے
سنجی سیج محمد ایخ ہوئی تن وانگ کباب انگار والے

ل لگدیاں لگدیاں لگ جاون توڑے جگ سارا رہے ہوڑ میاں
بدی یار دی بھلئی فرض عینی مسئلہ عشق کتاب دا لوڑ میاں
کھاری چائیکے پھول ملا متاندی جانی یارو تے ہتھ جوڑ میاں
مزے لین محمدا یار یاندے جنہاں لائیکے چاڑیاں توڑ میاں

م موت بھلی اس جیو نے تھیں بھٹھ بانجھ پیاریاں جیوناں جی
جانی میت پریت دی ریت ایہو دا ماں بانجھ آپے گولا تھیوناں جی
جھنڈ شرم دا کھول میدان پئے پاٹے عشق دینوں کاہنوں سیوناں جی
جدوں ذات محمدا ذات رلے پھر آب حیات کی پیوناں جی

Marfat.com

ن نفس ہے اوٹھ تے بار دنیا حرصاں دُکھ تے پت نے خار والے
انہاں لذتاں وچ نے بھل گئے چیتے اوہ الست دے بھار والے
شیطان بریڈرا مگر پیا ریئے یادتاں سنگ قطار والے
ہن اڑی نکیل محمدا اوجھب پہنچاں ملک مہار والے

و ویلڑا ای زل بیٹھے دا نیوں لاء لے کرھ نگاہ لالہ
کہیڑا بانجھ فقر تھیں جاندا ای اس حسن پیار دے واہ لالہ
یاری نال فقر دے لائیکے جی دن دن وہدایئے چاہ لالہ
اس وقت محمدا نہیں رہناں اج مل لیئے جھک لاہ لالہ

ہ ہوگئی ہون تے ہار میں تے کدوں جاندی نیوں لگاوناں سی
سوہنے ول نہ ویکھ کے گل کردی تجھے سول کا ہنوں دل کھاوناں سی
خبر جان دی جاندی جے یار واس پنجرے وچ کدآوناں سی
چھڈ ملک محمدا لد جاناں ناں تان پریت دا لاوناں سی

لا لا پریت جے یار ملے ایہو تار بھلی اس راگ دی جی
لکھ جتن کیجئے جت رکھنے واجت رہے تاں جوت بھی جاگدی جی
دودھ صاف لیاویئے کاہڑ کے تے ہک رہ جاوے ساجت جاگدی جی
شربت وصل محمدا ملے تانہیں پکے اصل جاں چاش وراگدی جی

Marfat.com

الف　آوندا دیر لگا نائیں پھر وقت گیاں پچھوں تاوناں توں
دلدار تیرے جدوں دور گئے کدوں وقت ضرور دے آوناں توں
ہویا جیوا داس نہیں کول جانی جانی میرڑے ناں ترساوناں توں
چاوے رزق مُہار محمدا جاں ملکا نال قطار دے آوناں توں

ی　یار دے خوب دیدار والے طلب گار آئے پوٹھوار ولوں
لاہور نوں پھیر تیاریاں نی جے کر حکم ہو یا سرکار ولوں
جے تے آوناں لکھ وکھاوناں ہے چیت چاوناں چا اودھار ولوں
ساڈا ملک محمدا آرہے ناہیں شالا دور دراز قطار ولوں

☆☆☆

Marfat.com

سی حرفی الٰہی بخش تحصیل کوٹلی ضلع میرپور

الف اج پیاریاں جانیاں نے سانوں تج کے چت اوداس کیتے
تنبو پٹ کناتیاں ڈھائیاں نے لمیں سفر دے پندھڑے راس کیتے
ڈہائیں رویکے وچھڑے ویر سارے وداع دوستاں مار اُساس کیتے
بھجی بانہہ محمدا بھائیاں دی لاہی بخش جدوں گورے واس کیتے

ب بات تے پچھ کھاں بجناں دے کہیں حرص ساڈی تساں دِلوں لاہی
شالا سکھ وسے تیرا دیس سارا اساں تیرڑے دم دی سانجھ آہی
ذرا اٹھ کے مکھ دکھا سانوں مڑ جان والے اسیں لوک راہی
اگے ہار محمدا یار بن کے کدے نال چلے لاہی بخش ماہی

ت تکدے تکدے تھک پئے روندے نین اوداس بغیر تیرے
اکھیں میٹ زوریں اسیں سوں رہے تے نظر آون خواب اندر تیرے
وچ خاک نمانی دے خاک ہوئے سوہنے رانگلے ہتھ تے پیر تیرے
لاہی بخش سانوں پچھا دے گئے آہے بجناں نام کی دیر تیرے

Marfat.com

ش   ثالثی بجھی ہے حوصلے دی لگے در دتاں ظاہر آزار ہوندا
جنہاں پنڈاں اندا چوہدری نس گیا انہاں پنڈاں دا حال خوار ہوندا
تیریاں گھوڑیاں دے ہنکار پئے تک تک کے جی لاچار ہوندا
لاہی بخش محمدا لاجوڑا اساں تکدیاں کدے اسوار ہوندا

ج   جال گیوں کہیا بال گیوں غم کھان دا کسب سکھال گیوں
تیرے ملن دی نت اوڈیک آہی اج بھلک وسال دال گیوں
جاندی وار نہ کیتی آ گل کوئی نہیں سد کے کول بہال گیوں
لاہی بخش محمدے نال پیارے کیتے قول سارے نہیں پال گیوں

ح   حال پیاریاں باجھ مندا تساں پچھناں بھالناں چھوڑ دتا
ساڑے ہڈ تساں سینے وڈھ ساتوں اٹھے پہر دا بالناں جوڑ دتا
بھیناں روندیاں دیکھ نہ ترس آوے ذرا مکھ وکھالناں چھوڑ دتا
لاہی بخش محمدا سکھ ساڈا ڈونگھی لہر فراق دی موڑ دتا

خ   خواب زلیخادی وانگ ساتوں پھیراپا کے ست خیال گیوں
خوشی ہون تے سون وسار کے جی رون دھون داکسب سکھال گیوں
کاہنوں آیا سیں ساڈے ساڑنے نوں ٹھنڈ پائیکے پھیرا وبال گیوں
لاہی بخش وچھوڑ محمدے نوں کھنڈی چھری دے نال حلال گیوں

Marfat.com

د دکھ تیرے کھڑے سکھ میرے سڑے رکھ میں جسدی چھاں لوڑاں
اساں تتیاں نوں کیہا تایا ای اکھیں پڑن بتبول بے اکھ جوڑاں
آپ چھپ رہیوں چاہڑ تپ گیوں آویں نظر تاں سجناں مگر دوڑاں
لاہی بخش محمدا چھوڑ ٹریا لکھی توڑ دی کس دے زور جوڑاں

ذ ذرا نہ چھڈی آ عیش ساڈی تیرے باجھ جہاندے چین گئے
کتھے چھپ گئی کالی جھنڈ تیری کتھے اوہ متوارے خونی نین گئے
جائیں لکیاں کالیاں جھگیاں نے جتھے وس تسیں ایک رین گئے
لاہی بخش تسا ڈڑے درد کنوں سارے ملک محمد دے وین گئے

ر رب وچھوڑیا فیر میلے منہ ویکھ صدقڑے جایئے جی
دکھ سول تے داغ فراق والے رو رویکے آکھ سنایئے جی
تساں پرت نہ ویکھنا حال ساڈا توڑے خاک سر وبسر پایئے جی
لاہی بخش دا پھٹ نہ مولدا اے کیہڑا مرہم محمدا لایئے جی

ز زاریاں کردیاں ہاریاں نے کرماں ماریاں اکھیاں لگ گیاں
واہ خوبیاں تے محبوبیاں جی دھماں تیریاں ملک تے جگ گیاں
اساں راہیاں نون گھت پھاہیاں جی اکھیں کڈھ کلیجڑا ٹھک گیاں
لاہی بخش تساڈرے درد چھریاں سینے وچ محمد وچ محمد دے وگ گیاں

Marfat.com

س سنگ محبتی رنگ والے وفا دار سوہنے ساڈے نس چلے
پرتیاں پال فراق دی بال آتش سینے دوستاندے اج جھس چلے
رہی سک سانوں رل بیٹھنے دی کدی رج کے کول نہ وس چلے
ٹریئے اج محمدا چھوڑ دنیا لاہی بخش دے ساتھ جے کھس چلے

ش شوق ملاپ دے زور پایا اساں دیس پیارے دے جاوناں سی
تیری چاہ پہاڑ دے راہ دسے سینے گھاہ فراق دھا کھاوناں سی
یاراں باجھ جہاں ویران دِسے ہائے ہائے کاہنوں دل لاوناں سی
کر و صبر محمدا خبر ناہی لاہی بخش اگوں ٹُر جاو ناں سی

ص صبر پیاریاں باجھ کتھے دم دم جانی یاد آوندے نی
پھٹ بجھاندے نت سجرے یاد کردیاں جی چچلاوندے نی
جنہاں نال اتھے موجاں مانیاں سن انہاں باجھ ڈیرے اج کھاوندے نی
ماراں آہ محمدا راہ تک کے لاہی بخش ہوریں پھیرا پانوندے نی

ض ضرب ڈاہڈی اس موت دی جی جس بھلے بھلیر یڑے چور کیتے
چھیڑے ہتھ لایاں میلے ہوندے سن اوہ خاکد یوچ ضرور کیتے
چھیڑے گھڑی فراق نہ نہ جھلدے سن اوہ بھی پاو چھوڑے رنجور کیتے
لاہی بخش جیہے مٹھے یار ساڈے اس موت محمدا دور کیتے

Marfat.com

ط
طرف پیاریاں دوستاندی اج کون جاوے کہیڑا فیر آوے
لے نام پیغام سلام سارے اگے شام دے جاء تمام گاوے
تیرے مکھ دی بھکھ دا دکھ سانوں وچ لکھ الٹرا نت لاوے
کاتی لا محمدا وچ چھاتی لاہی بخش جھاتی ہن کدپاوے

ظ
ظلم زمانے دے سخت یارو جھیڑا یار تھیں یار وچھوڑا داے
انہاں پتراں ڈالیاں ساویاں تھیں تازے پھل گلابدے تروڑادا ے
کونجاں بنھ قطار اوڈیندیاں نوں پھاہی گھت قضائیدی پھوڑدا اے
لاہی بخش جیہے جانی دور کھڑ کے فیر نہیں محمد موڑا ے

ع
عاجزی منتی لکھ کریئے زور اور اندے اردلی کون موڑے
بھیجے مالکاں دے آئے لین گولے چیز اپنی کھڑ دیاں کون ہوڑے
ہتھوں چھٹ گڈی چھڑی گگن اوتے ترٹی عمر دی ڈورنوں کون جوڑے
جوڑی جوڑ محمدا تروڑ گیوں لاہی بخش تیتوں ہن کون لوڑے

غ
غم پیاریاں دوستاندا اٹھے پہر کلیجڑا کھا وسی آء
سوہنی شکل تے مٹھڑی خوء تیری کیرا الیہ محبتاں لا وسی آء
اوہ داریاں تے وفاداریاں جی خوب یاریاں کون کما وسی آء
لاہی بخش محمدا بول تیرے کہیڑا ہس کے تول سناوسی آء

Marfat.com

ف　فیر کدوں مڑ آوناں ای لمیں پندھ پیوں نہیں دس گیوں
منہ دس کے تے وس رس کے جی ہس ہس کے جیوڑا کھس گیوں
اچن چیت فراق دی اگ کولوں سینے دوستاندے کہیے تھس گیوں
لاہی بخش محمد نوں لا سوکھا کہی چاہڑ وچھوڑے دی کس گیوں

ق　قہر پیا سکھ سوندیاں نوں خوشی دسدیاں نوں کہیے چور پئے
رنگ رتیاں بجاں تتیاں نوں ہن دکھ کشا لڑے زور پئے
اگے اک آہا غم عشق والا اتوں درد فراق دے ہور پئے
لاہی بخش چھپیے سوہنے یار ساڈے اج ونج محمدا گور پئے

ک　کوکدے رہے پیار ڈڑے جی بھائیاں روندیاں نوں پچھے سٹ گیوں
زار و زار رووں تیرے یار کھلے نیوں لائیکے عشق پلٹ گیوں
ماء پے رونوندے ہولا چار تیرے روندی کنت تیری مینوں پٹ گیوں
لاہی بخش فقیر دی لا یاری اس جگ اوتوں جس کھٹ گیوں

ل　لد گیوں فیر کد آئیوں کوئی حد وچھوڑے دی دس جائیں
تیرے باہجھ محل ڈراوندے نی اگ لگدی سنجھیاں ویکھ جائیں
جنہاں ہانیاں نال توں کھیڈ داسیں انہاں وچ پھیرا کدے آن پائیں
لاہی بخش فقیر نوں داغ تیرا س پھٹ محمد نوں مرہم لائیں

Marfat.com

م موت تیری مرگ دوستاں دی جہاں نت نویں غم لاگیوں
ہروا ہدار ہدار کر کے جاندی وار نہ مکھ وکھا گیوں
رہی نت اوڈیک اِوڈ یک تیری سامی تیک نہ برم چکا گیوں
لاہی بخش سی محنتاں نال لائی کیوں چت محمد تھیں چا گیوں

ن نویں جوانی دی موج تیری اچا قد تے چال لٹک دی سی
زیب ناک تمام پوشاک تیری گھیرے دار تھن تیرے لک دی سی
گوہرا رنگ تے پتلا انگ بانکا متوا لڑی اکھ مٹک دی سی
لاہی بخش محمد نوں تج گیوں مساں مساں یاری اجے پک دی سی

و ویلڑا سی رل بیٹھنے دا شیرے حسن دی اجے بہار آہی
دعا دے سانوں کتے چھپ گیوں اس گل دی خبر نہ خار آہی
تیرے باجھ پیاریاں دوستاں نوں چارے طرف اندھیر غبار آہی
لاہی بخش پیارے دبے باجھ رہناں ساری عمر محمدا خوار آہی

ہ ہس کے مکھ وکھا جائیں کدے خواب اندر میرے ماہیا وے
کوئی گل کھلویکے دس جائیں گھڑی ہک اودا سیار اہیا وے
کاہنوں لائیاں ایہہ اشنایاں سن جے تاں نیت نبھاہن دی ناہیا وے
کوئی گل پیاریاں ول کھلیں کہی حرص محمدا لاہیا وے

Marfat.com

لا　لاوچھوڑے دی سانگ سانوں گیوں دور پیا یا جانیاں دے
تیری چال سوہنی رب فیر دے اکھیں تمیاں یار گمانیاں دے
اس سفر تھیں فیر نہ کوئی آیا نہیں پرتاں لنگھیاں پانیاں دے
اچن چیت محمدا لایاں نے لاہی بخش نے گجھیاں کانیاں دے

الف　آس ترٹیا سجاندی تینوں ڈاہڈیاں سخت مہیم پائی
لوک تکدا ہور نشانیاں نی تیرا رہیا نہ مگر یتیم کائی
ہور دوستاں نیندرے بہت پائے اساں نیند راز رنہ سیم سائی
تیری پریت محمدا نیندرا ای لاہی بخش نوں لوک تمام گائی

ی　یاریاں بہت پیاریاں نی جس واسطے دکھ اوسا مارے
درد یار دے جنہاں نوں گرد کیتا اکھیں نیند ناہیں گنن شام تارے
درد عاشقاندے یاروکرن ظاہر حسن سوہنیاندے وچ جگ سارے
سبھو شرم محمدا پیر نوں جی کل یاریاں میریاں پار چاہڑے

☆☆☆

Marfat.com

باراں ماہ

چیتر

چیتر چین نہ بھاوے مینوں چھنگ سیالانوالہ نی
کھیڑا کھیڑا دسو مینوں شرمندہ من کالانی
تخت ہزارہ سارا نیارا نرگس تے گل لالہ نی
کرو قیاس محمد ٹلیوں آیا مندراں والانی

بیساکھ

بیساکھ وسارے جائیوسیاں ہون میں کافر ہوئی ہاں
واحد رنجیٹے مندراں والے نال آوازے سوئی ہاں
جابت جانے سٹیویں مینوں پھڑ کے تبے کوہی ہاں
کرو قیاس محمد تتی کون کوپتی کوئی ہاں

جیٹھ

جیٹھ جدوں بہت خانہ ڈٹھا مسجد تھیں دل چایانی
لوٹا تسبیح تروڑ مصلیٰ ہتھیں پھوک جلایانی
جابت خانے گروے سیوچڑنیں سیس نوایانی
کرو قیاس محمد میخانہ بت خانے تھیں پایانی

Marfat.com

ہاڑ

ہاڑ ہاڑے کر کر مینوں بت خانہ ہتھ لگانی
کھول چھرا کی ڈٹھا ساقی بھل گیا پچھا اگانی
جھلی کملی وحشی ہویاں پارڑ گوایا جھگانی
کرو قیاس محمد ساقی بت ڈٹھا چٹابگانی

ساون

ساون سانج رنجیٹے سنگ میری ہور قبیلے چھوڑے چا
دین اسلام گئے بھل سارے نین نیناں سنگ جوڑے چا
مکھ دلبر دا قبلہ کعبہ سجدے کراں بے اورے چا
کرو قیاس محمد لا کے کون بازی مکھ موڑے چا

بھادوں

بھادوں بھار پرم دا چا کے بھار کینویں ہن سٹے نی
شمس کھل اوتار وکھائی منصور پئے لکھ وٹے نی
کئی وچ بند میخانے مر گئے سرمد جیہے سر کٹے نی
کرو قیاس محمد لا کے کون بازی مڑ ہٹے نی

اسوج

اسیوں اساں چروکا سنیا آمد یار پرانے دی
مسجد مندر کعبہ ڈٹھا جھاکی کھول میخانے نی
روزے حج نمازاں تکیاں گل کراں بت خانے نی
کرو قیاس محمد کتھوں لوڑاں بات پرانے دی

Marfat.com

کاتک

کاتک کنت کے نوں سیو جسے کرہوے چاہی دا
جابت خانے اندر متھا چہرہ ویکھے ماہی دا
شان گمان بھلا کے سارے ٹھوٹھا لوے گدائی دا
کرو قیاس محمد بتوں وڈا ٹھاکر پائی دا

مگھر

مگھر مگر ملاں دے جا کے مسئلہ پچھاں اڑیئے نی
مذہب دین عشق دا کہیڑا جے اوہ رستہ پھڑیئے نی
یا ہندو یا سنی شیعہ یا کفر وچ وڑیئے نی
بہتراہ محمد بخشا چل سولی تے چڑیئے نی

پوہ

پوہ پریرے پنڈت بیٹھے پوتھی پھول دہرم دی نی
اتول سازی ساز و جاون مارن تار پرم دی نی
اتول قاضی کھول کتاباں وسدے بات کرم دی نی
کرو قیاس محمد عاجز گل کرے کس دم دی نی

ماگھ

ماگھ مہینہ یار رنگینہ ہرگت اندر وسدانی
ہر ہر اندر ہر دی صورت ہر گر بن کے وسدانی
گر تھیں گیت سکھو سکھ پاؤ گر اصلی مقصد انی
کرو قیاس محمد ماہی کول گواہنڈے وسدانی

Marfat.com

پھاگن

پھاگن بھاگ اونہاندے چنگے یار جنہاں گھٹ آوے نی
بے خود سیج ستی نوں آپے رمزاں نال جگاوے نی
نیکی بدی کنارے کر کے آپ ہکو ہو جاوے نی
کرو قیاس محمدا کیہڑا پل وچہ یار ملاوے نی

پھاگن

پھاگن دے وچہ ویکھو سیؤ جاگے بھاگ نمانی دے
جاں بڈھی دا بیڑا ٹھلا نال اتفاق جیلانی دے
گیا حجاب ہوئی روشنائی لے کے فیض حقانی دے
ڈگی آن پلیر محمد در مرشد فیض رسانی دے

باراں ماہ تیار کیتا میں برکت پیراں سایاں دی
میں نکاری جانہ کوئی لاج رکھو ٹر آیاں دی
توں صاحب میں بردی تیری کریں معاف خطایاں دی
ایہہ مسکین فقیر تساڈا کرنی نظر صفایاں دی

☆☆☆

Marfat.com

حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ

عارفانہ کلام

پروگریسو بکس

یوسف مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ ○
اُردو بازار ○ لاہور 7352795

Marfat.com

کلام بابا فریدؒ

مع

تبصرہ، تنقید، تحقیق، ترجمہ، تشریح

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

از

پروفیسر حمید اللہ ہاشمی (ایم اے پنجابی، ایم اے تاریخ، ایم اے اردو، ایم اے اسلامیات)
صدر شعبہ پنجابی، گورنمنٹ کالج اٹک

پروگریسو بکس
یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ
اردو بازار لاہور ☎ 7352795

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلام

حضرت بُلّھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت بُلّھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ

پروگریسو بکس یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
فون: ۷۳۵۲۷۹۵

Marfat.com

Marfat.com

مولا مشکل کشا چھٹی ھیر سسی پنوں باراں ماہ

اوہ جانن جنہاں عشق لایا ایس عشق دے کیڈ جنجا لڑے نی
کالے ناگ محبوب دی زلف والے ڈنگ ماردے سخت ڈنگالڑے نی
شاخاں مار کے شیر شکار کرن تکونین کے شوخ غزا لڑے نی
پچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھا لڑے نی

یدار راجہ محم
دربار عالیہ کھڑی شریف

Marfat.com